تالیف: حضرت مولانا محمد فاروق صاحب دامت برکاتہم
خلیفہ حضرت مولانا شاہ محمد مسیح اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

مبین ٹرسٹ
پوسٹ بکس نمبر ۲۷۰
اسلام آباد ۴۴۰۰۰ (پاکستان)

سیریل نمبر 20

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتٰبًا مَّوْقُوتًا ۝

ترجمہ: بیشک نماز ایمان والوں پر اس کے وقتِ مقررہ پر پڑھنا فرض ہے۔ (النساء)

ہماری نماز

تالیف

حضرت مولانا محمد فاروق صاحب دامت برکاتہم

خلیفہ حضرت مولانا شاہ محمد مسیح اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

مبین ٹرسٹ
پوسٹ بکس نمبر ۳۴۰
اسلام آباد ۴۴۰۰۰

نماز

لاحول ولا قوۃ الا باللہ

لا ملجا ولا منجا من اللہ الا الیہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

۱۔ نماز حق تعالیٰ کی رضامندی کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔
۲۔ نماز فرشتوں کی محبت کا وسیلہ ہے۔
۳۔ نماز طریقہ ہے انبیاء سابقین کا۔
۴۔ نماز معرفت الٰہی کی مشعل ہے۔
۵۔ نماز اسلام کی جڑ اور بنیاد ہے۔
۶۔ نماز دُعا قبول ہونے کا سبب ہے۔
۷۔ نماز کے بغیر کوئی نیکی قبول نہیں ہوتی۔
۸۔ نماز سے رزق میں برکت ہوتی ہے۔
۹۔ نماز نفس اور شیطان کے مقابلہ کیلئے سب سے بڑا ہتھیار ہے۔
۱۰۔ نماز موت کے وقت موت کے فرشتہ سے نمازی کے لئے سفارش کریگی کہ اسکی جان آسانی سے نکال۔
۱۱۔ نماز مومن کے دل کا نور ہے۔
۱۲۔ نماز قبر کے اندر روشنی کا ذریعہ ہے۔
۱۳۔ نماز قبر میں مردہ کی طرف سے منکر نکیر کو جواب دیگی۔
۱۴۔ نماز قبر میں قیامت تک مُردہ کی غمخوار اور ساتھی رہے گی۔
۱۵۔ نماز قیامت کے روز نمازی پر سایہ کرے گی۔
۱۶۔ نماز نمازی کے سر کا تاج اور بدن کا لباس ہوگی۔
۱۷۔ نماز قیامت کے اندھیرے میں مشعل بن کر نمازی کے آگے چلے گی۔
۱۸۔ نماز حساب کتاب کے وقت جہنم کے درمیان آڑ ہو جائے گی۔
۱۹۔ نماز اللہ کے سامنے بخشوانے کے لئے حجت کرے گی۔
۲۰۔ نماز کا وزن سب گناہوں پر بڑھ جائے گا۔
۲۱۔ نماز پل صراط کے لئے پروانہ راہداری (پاسپورٹ) ہے۔
۲۲۔ نماز جنت کی کنجی ہے جو جنت کے بند دروازہ کو کھول کر نمازی کو اس میں داخل کرا دے گی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گذارش

اسلام اللہ تعالیٰ کے ان احکام کا نام ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اپنے بندوں تک پہنچائے۔ اسلام کی بنیاد پانچ ارکان پر ہے۔ اُن میں ایمان کے بعد نماز سب سے اہم رکن ہے۔

لہٰذا ہر مسلمان عاقل بالغ مرد عورت پر دن رات میں پانچ وقت کی نماز پڑھنا فرض ہے۔ اسی طرح ان نماز پنجگانہ کے ضروری احکام سیکھنا بھی فرض ہیں

قرآن مجید میں بہت جگہ مختلف عنوانات سے نماز کا ذکر ہے۔

قرآن مجید ہر طرح کی کامیابی کا مدار نماز کو قرار دیتا ہے اور ایک سچے مسلمان کی پہچان یہ بتاتا ہے کہ وہ نماز کا پابند ہوتا ہے نماز کے ادا کرنے میں سستی کرنا قرآن مجید میں نفاق کی علامت اور نماز کا چھوڑنا کفر کی نشانی کے طور پر بیان ہوا ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کو دین کا ستون، دل کی روشنی آنکھوں کی ٹھنڈک قرار دیا ہے نیز سب سے افضل عمل نماز کو بتلایا ہے۔ آپ نے فرمایا اس کا کوئی دین نہیں جس کی نماز نہیں۔ نماز سے لاپرواہی برتنا دین ہی کا نقصان نہیں دُنیا کا بھی نقصان ہے۔

نماز پڑھنے میں دنیا کے بھی بیشمار فائدے ہیں مثلاً

۱. نماز ذہنی یکسوئی اور دلجمعی حاصل کرنے کا ایک بہترین ذریعہ ہے اور دنیوی امور میں کامیابی کے لئے ان دونوں چیزوں کی بیحد ضرورت ہے۔
۲. نماز کی پابندی انسان کو ضبطِ نفس کا عادی بنا دیتی ہے۔ اور ضبطِ نفس دنیوی مشکلات کا کامیاب علاج ہے
۳. نمازی وقت کی پابندی کا خوگر ہو جاتا ہے چنانچہ صحیح وقت پر صحیح کام اسے دنیا کے بیشمار فوائد سے مالا مال کر دیتا ہے۔
۴. نماز انسان میں فرض شناسی کا جذبہ پیدا کرتی ہے فرض شناس انسان ایک بہترین منتظم ایک بہترین ملازم ایک بہترین تاجر ثابت ہوتا ہے۔
۵. نماز باجماعت ملتِ اسلامیہ کو تنظیم و وحدت کے سانچے میں ڈھالنے کا ایک بہترین اصلاحی پروگرام ہے۔

لیکن ہر قسم کے دینی و دنیوی ثمرات و منافع حاصل کرنے کے لئے لازمی ہے کہ نماز کامل صفات و شرائط کے ساتھ پڑھی جائے ہر مسلمان نماز کی حقیقت سے واقف اور اس کے مسائل و فضائل سے بخوبی باخبر ہو۔ اس عاجز نے اس چھوٹی سی کتاب میں اسی ضرورت کو پورا کرنے کی کوشش کی ہے کہ نماز سے متعلق ضروری مسائل و فضائل کو اس انداز میں مستند کتب سے جمع کر دیا ہے کہ ایک معمولی پڑھا لکھا انسان بھی بلا بغیر کسی اُلجھن کے نماز ادا کرنے کا صحیح طریقہ سمجھ لے۔

انشاء اللہ تعالیٰ یہ کتاب پڑھنے والے کے لئے ایک مختصر لیکن بڑی حد تک مکمل راہنما ثابت ہوگی اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کتاب کو مسلمانوں کے لئے مفید اور نفع بخش بنائے اور اس سیاہ کار کے لئے آخرت میں وسیلہ نجات بنائے۔ آمین ثم آمین

محتاج کرم
احقر محمد فاروق عفی عنہ
یکے از خدام
مسیح الامت حضرت مولانا شاہ محمد مسیح اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ
۱۴ شعبان المعظم ۱۳۸۷ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اسلام کے چھ کلمے

اوّل کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ؕ

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں محمد اللہ کے رسول ہیں۔

دوسرا کلمہ شہادت اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ ؕ

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

تیسرا کلمہ تمجید سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ؕ

ترجمہ: اللہ پاک ہے اور سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اور اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیک کام کرنے کی قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے جو عالیشان اور عظمت والا ہے۔

چوتھا کلمہ توحید لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَ لَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَ یُمِیْتُ وَ ھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَ ھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ؕ

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے بادشاہی ہے اور اسی کے لئے تعریف ہے وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور خود زندہ ہے اسے موت نہیں اور اسی کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

پانچواں کلمہ استغفار

أَسْتَغْفِرُ اللهَ رَبِّي مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ أَذْنَبْتُهُ عَمَدًا أَوْ خَطَأً سِرًّا أَوْ عَلَانِيَةً وَّأَتُوْبُ إِلَيْهِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِيْ أَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِيْ لَا أَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ وَسَتَّارُ الْعُيُوْبِ وَ غَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔

ترجمہ: میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں جو میرا پروردگار ہے۔ ہر گناہ سے جو میں نے کیا جان بوجھ کر یا بھول کر، دور پردہ یا علم کھلا اور میں توبہ کرتا ہوں اس کے حضور میں اس گناہ سے جو مجھے معلوم ہے اور اس گناہ سے جو مجھے معلوم نہیں۔ بے شک تو جاننے والا ہے غیبوں کا اور چھپانے والا عیبوں کا اور بخشنے والا گناہوں کا اور گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیک کام کرنے کی قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے جو عالیشان اور عظمت والا ہے۔

چھٹا کلمہ ردِ کفر

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ أَنْ أُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا وَّأَنَا أَعْلَمُ بِهٖ وَ أَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا أَعْلَمُ بِهٖ تُبْتُ عَنْهُ وَتَبَرَّأْتُ مِنَ الْكُفْرِ وَ الشِّرْكِ وَالْكِذْبِ وَالْغِيْبَةِ وَالْبِدْعَةِ وَالنَّمِيْمَةِ وَالْفَوَاحِشِ وَ الْبُهْتَانِ وَالْمَعَاصِيْ كُلِّهَا وَأَسْلَمْتُ وَأَقُوْلُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ۔

ترجمہ: اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ جانتے بوجھتے کسی کو تیرا شریک ٹھہراؤں اور میں معافی مانگتا ہوں تجھ سے اس گناہ سے جس کا مجھے علم نہیں میں نے اس سے توبہ کی اور بیزار ہوا کفر سے اور شرک سے اور جھوٹ سے اور غیبت سے اور بدعت سے اور چغلی سے اور بے حیائی کے کاموں سے اور تہمت لگانے سے اور ہر قسم کی نافرمانیوں سے اور میں اسلام لایا اور کہتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔

ایمانِ مجمل

اٰمَنْتُ بِاللهِ كَمَا هُوَ بِأَسْمَائِهٖ وَصِفَاتِهٖ وَقَبِلْتُ جَمِيْعَ أَحْكَامِهٖ (إِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَتَصْدِيْقٌ بِالْقَلْبِ۔)

ترجمہ: ایمان لایا میں اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور صفتوں کے ساتھ ہے اور میں نے اس کے تمام حکموں کو قبول کیا۔ زبان سے اقرار کے ساتھ اور دل سے یقین کے ساتھ۔

ایمانِ مفصل

اٰمَنْتُ بِاللهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللهِ تَعَالٰى وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ۔

ترجمہ: ایمان لایا میں اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر اور اس پر کہ اچھی اور بری تقدیر اللہ کی طرف سے ہوتی ہے اور موت کے بعد اٹھائے جانے پر۔

نماز کی فرضیت واہمیت

إِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ۝

ترجمہ: بے شک نماز ایمان والوں پر فرض کی گئی ہے وقت کی پابندی کے ساتھ۔

حدیث شریف میں ہے کہ نماز دین کا ستون ہے پس جس نے اس کو قائم کیا بیشک اس نے دین کو قائم کیا اور جس نے اس کو چھوڑ دیا بیشک اس نے دین کو برباد کیا (مشکوٰۃ)

نماز بزرگانِ دین کی نظر میں

حضرت عمرؓ حضرت ابن مسعودؓ حضرت ابن عباسؓ اور دیگر صحابہؓ اور امام احمد بن حنبلؒ کے نزدیک جان بوجھ کر نماز نہ پڑھنا کفر ہے۔ (ترغیب)

امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک بے نماز واجب القتل ہے۔ ہمارے امام اعظم ابو حنیفہؒ کے نزدیک اسے قید کر کے سخت سزا دی جائے اور اتنا مارا جائے کہ اس کے بدن سے خون بہنے لگے یہاں تک کہ توبہ کرے یا اسی حالت میں مر جائے۔ (درمختار)

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے نزدیک بے نماز مرتد ہے۔ اگر مر جائے تو اس کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے نہ اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے بلکہ کسی گڑھے میں پھینک دیا جائے (غنیۃ)

چند ضروری اصطلاحات

جاننا چاہیے کہ احکامِ الٰہی کی آٹھ قسمیں ہیں۔

فرض	واجب	سُنّت	مستحب	حرام	مکروہ تحریمی	مکروہ تنزیہی	مباح

فرض : اسے کہتے ہیں جو دلیلِ قطعی سے ثابت ہو اس کا انکار کرنے والا کافر اور بلا عذر چھوڑنے والا فاسق اور عذاب کا مستحق ہے۔ فرض کی دو قسمیں ہیں

نمبر۱۔ **فرضِ عین** : جس کا ادا کرنا ہر شخص پر ضروری ہے

نمبر۲۔ **فرضِ کفایہ** : جو ایک دو آدمیوں کے ادا کر لینے سے سب کے ذمہ سے اُتر جائے اور کوئی ادا نہ کرے تو سب کے سب گنہگار ہوں۔

واجب : وہ ہے جس کا کرنا لازم ہو اور دلیلِ ظنی سے ثابت ہو اس کا انکار کرنے والا کافر نہیں مگر بلا عذر چھوڑنے والا فاسق اور عذاب کا مستحق ہے۔

سُنّت مؤکدہ : جس کام کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ کیا ہو یا کرنے کے لئے فرمایا ہو اور بغیر عذر نہ چھوڑا ہو ایسی سُنّت کا بلا عذر چھوڑنے والا گنہگار ہے۔

سُنّت غیر مؤکدہ : جس کام کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اکثر کیا ہو اور کبھی کبھی چھوڑ بھی دیا ہو ایسی سُنّت کو چھوڑنا گناہ نہیں اور ادا کرنے میں مستحب سے زیادہ ثواب ہے۔

مستحب یا نفل : جس کے کرنے میں ثواب ہو اور نہ کرنے میں کچھ گناہ نہ ہو۔

حرام : اسے کہتے ہیں جس کی ممانعت دلیلِ قطعی سے ثابت ہو اس کا انکار کرنے والا کافر اور اس کا بلا عذر کرنے والا فاسق اور عذاب کا مستحق ہے۔

مکروہ تحریمی : وہ ہے جس کی ممانعت دلیلِ ظنی سے ثابت ہو اس کا انکار کرنے والا کافر نہیں مگر اس کا بلا عذر کرنے والا گنہگار اور عذاب کا مستحق ہے۔

مکروہ تنزیہی : جس کے نہ کرنے میں ثواب ہے اور کرنے میں عذاب تو نہیں مگر ایک قسم کی برائی ہے۔

مباح : جس کے کرنے میں ثواب نہ ہو اور نہ کرنے میں عذاب نہ ہو۔

"استنجاء"

مسئلہ : جب سو کر اُٹھے تو جب تک گٹے تک ہاتھ نہ دھولے تب تک ہاتھ پانی میں نہ ڈالے چاہے ہاتھ پاک ہو یا ناپاک ہو۔ (دُرِّ مختار)

○ **استنجاء کرنے کا طریقہ** : وضو کرنے سے پہلے اگر ضرورت ہو تو استنجاء کر لو۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ پیشاب کے بعد مٹی کے پاک ڈھیلے یا ٹائیلٹ پیپر سے پیشاب کے قطرے جو بعد میں آتے ہیں ان کو خشک کر لو اس کے بعد پانی سے پیشاب گاہ کو دھو ڈالو۔ پاخانہ کے بعد مٹی کے تین ڈھیلے یا ٹائیلٹ پیپر سے پاخانہ کی جگہ صاف کر لو اور پانی سے دھو لو۔

غُسل کا بیان

غسل میں تین فرض ہیں : ۱۔ کُلی کرنا ۲۔ ناک میں پانی ڈالنا ۳۔ تمام بدن پر پانی بہانا۔

○ **غُسل میں پانچ سُنّتیں ہیں** : (۱) دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا ۲۔ استنجاء کرنا اور جس جگہ بدن پر نجاست لگی ہو اسے دھونا ۳۔ ناپاکی دُور کرنے کی نیت کرنا ۴۔ پہلے وضو کر لینا ۵۔ تمام بدن پر تین بار پانی بہانا۔

○ **طریقہ غسل** : غسل کا طریقہ یہ ہے کہ اوّل دونوں ہاتھ گٹوں تک دھوئے پھر استنجاء کرے اور بدن سے نجاست دھو ڈالے پھر وضو کرے پھر تمام بدن کو تھوڑا پانی ڈال کر ہاتھ سے ملے پھر سارے بدن پر تین مرتبہ پانی بہائے۔

○ **وضوٗ کا بیان** : وضو میں بعض باتیں ضروری ہیں جن کے چھوٹ جانے سے وضو نہیں ہوتا۔ انہیں فرض کہتے ہیں اور بعض باتیں ایسی ہیں کہ جن کے چھوٹ جانے سے وضو ہو جاتا ہے مگر ناقص ہوتا ہے انہیں سنت کہتے ہیں اور بعض باتیں ایسی ہیں جن کے کرنے سے ثواب زیادہ ہوتا ہے اور چھوٹ جانے سے کوئی نقصان نہیں ہوتا انہیں مستحب کہتے ہیں۔

○ **وضوٗ کے فرائض** : وضو میں چار فرض ہیں۔

۱۔ پیشانی کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان سے دوسرے کان تک منہ دھونا۔

۲۔ دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھونا۔

۳۔ چوتھائی سر کا مسح کرنا۔

۴۔ دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا۔

○ **وضوکی سُنّتیں:** وضو میں تیرہ سُنّتیں ہیں

۱۔ نیت کرنا۔ (۲) بسم اللہ پڑھنا۔ (۳) پہلے تین بار دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا (۴) مسواک کرنا (۵) تین بار کلی کرنا (۶) تین بار ناک میں پانی ڈالنا (۷) ڈاڑھی کا خلال کرنا (۸) ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا۔ (۹) ہر عضو کو تین بار دھونا (۱۰) ایک بار سر کا مسح کرنا یعنی بھیگا ہوا ہاتھ پھیرنا۔ (۱۱) دونوں کانوں کا مسح کرنا (۱۲) ترتیب سے وضو کرنا (۱۳) پے در پے وضو کرنا کہ ایک عضو خشک نہ ہونے پائے کہ دوسرا دھولے۔

○ **وضوکے مستحبات:** وضو میں پانچ مستحبات ہیں۔

۱۔ دائیں طرف سے شروع کرنا۔ ۲۔ گردن کا مسح کرنا۔

۳۔ وضو کے کام کو خود کرنا دوسرے سے مدد نہ لینا۔ ۴۔ قبلہ کی طرف منہ کرکے بیٹھنا۔

۵۔ پاک اور اونچی جگہ پر بیٹھ کر وضو کرنا۔

○ **وضوکا طریقہ:** پہلے دونوں ہاتھ گٹوں تک تین دفعہ دھوؤ اس کے بعد کلی کرو اور مسواک کرو اگر مسواک نہ ہو تو دانتوں پر انگلی پھیرو پھر ناک میں پانی ڈالو ناک صاف کرو۔ پھر پیشانی کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور دونوں کانوں تک چہرہ دھوؤ چہرہ دھوتے ہوئے چھپکا اس طرح مارو کہ چھینٹے نہ اڑیں پھر کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ تین دفعہ دھوؤ اس کے بعد ہاتھوں پر پانی ڈالو اور دونوں ہاتھوں سے سر اور کانوں کا مسح کرو پھر ٹخنوں سے اوپر تک تین تین دفعہ پہلے داہنا پاؤں پھر بایاں پاؤں دھوؤ۔ وضو سے فارغ ہو کر یہ دُعا پڑھے۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور انکے رسول ہیں۔ اے اللہ مجھے ان میں داخل کر دے جو بہت توبہ کرنیوالے ہیں اور بہت پاک صاف رہنے والے ہیں۔

نواقض وضوٗ: یعنی جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

۱۔ پاخانہ پیشاب کرنا یا ان دو راستوں سے کسی اور چیز کا باہر نکل جانا۔

۲۔ ریح یعنی ہوا کا پیچھے سے نکلنا۔

۳۔ بدن کے کسی مقام سے خون یا پیپ کا نکل کر بہہ جانا۔ ۴۔ منہ بھر کے قے کرنا۔

۵۔ لیٹ کر یا سہارا لے کر سو جانا۔ ۶۔ بیماری یا کسی اور وجہ سے بے ہوش ہونا۔

۷۔ مجنوں یعنی دیوانہ ہو جانا۔ ۸۔ نماز میں قہقہہ مار کر ہنسنا۔

تیمم اور اس کا طریقہ

اگر ایک میل شرعی (ایک کلو میٹر ۸۰۰ میٹر تقریباً) میں پانی میسر نہ ہو یا غسل وضو کرنے سے بیماری کے بڑھ جانے کا صحیح اندیشہ ہو تو بجائے غسل وضو کے تیمم کا حکم ہے۔ غسل اور وضو دونوں کے لئے تیمم کا طریقہ ایک ہی ہے پہلے نیت کرے کہ میں پاکی حاصل کرنے کے لئے تیمم کرتا ہوں پھر دونوں ہاتھ پاک مٹی پر مار کر منہ پر پھیرے پھر دونوں ہاتھ مٹی پر مار کر کہنیوں سمیت ہاتھوں پر پھیرے۔

○ **تیمم کے فرائض:**

۱۔ نیت کرنا ۲۔ دونوں ہاتھ مٹی پر مار کر سارے منہ پر پھیرنا ۳۔ دونوں ہاتھ مٹی پر مار کر دونوں ہاتھوں پر کہنیوں سمیت ہاتھ پھیرنا۔

"اذان واقامت"

اَللّٰهُ اَكْبَرُ (۴ بار) اللہ سب سے بڑا ہے

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (دو بار) میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ (دو بار) میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں حَیَّ عَلَی الصَّلٰوةِ (دو بار) آؤ نماز کی طرف حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ (دو بار) آؤ کامیابی کی طرف اَللّٰهُ اَكْبَرُ (دو بار) اللہ سب سے بڑا ہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (ایک بار) نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے۔ فجر کی اذان میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد یہ کلمہ بھی دو بار کہا جائے۔ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ نماز نیند سے بہتر ہے اقامت میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد یہ کلمہ دو بار کہا جائے قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ بے شک نماز کھڑی ہو گئی۔

اذان واقامت کا جواب

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اذان کا جواب دے یقین ہے کہ وہ بہشت میں داخل ہوگا (نسائی)

طریقہ اس کا یہ ہے کہ سننے والا بھی وہی کلمہ کہتا جائے جو موذن اکبر کہے مگر حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ اور حَیَّ عَلَی الفَلاحِ کے جواب میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہے اور اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کے جواب میں صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ کہنا تونے اور اچھا کیا تونے اور قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کے جواب میں اَقَامَھَا اللّٰہُ وَاَدَامَھَا (قائم رکھے اس کو اللہ اور ہمیشہ رکھے) کہنا چاہیے۔

اذان کے بعد کی دُعا

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ۔

ترجمہ: اے اللہ! اس کامل دعوت اور قائم ہونے والی نماز کے مالک احمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور ان کو اس مقام محمود پر فائز فرما جس کا تونے ان سے وعدہ فرمایا ہے۔ بے شک آپ وعدے کے خلاف نہیں کرتے۔

پانچوں نمازوں کا وقت

نماز فجر طلوع آفتاب سے پہلے نماز ظہر دن کے پانچویں حصہ میں نماز عصر دن کے آخری حصہ میں نماز مغرب غروب آفتاب کے بعد نماز عشاء غروب کے تقریباً پونے دو گھنٹے بعد پڑھی جائے اور نماز تہجد اور سحری طلوع سے پونے دو گھنٹے پہلے بند کردی جائے۔

فرائض نماز

نماز میں سات فرض باہر کے ہیں جن کو شرائط نماز کہتے ہیں۔ اور سات فرض اندر کے جن کو ارکانِ نماز کہتے ہیں۔ کل چودہ فرض ہیں جن کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

○ **شرائط:**

① بدن کا پاک ہونا ② کپڑوں کا پاک ہونا ③ جگہ کا پاک ہونا ④ ستر کا چھپانا ⑤ نماز کا وقت ہونا ⑥ قبلہ کی طرف منہ کرنا ⑦ نیت یعنی نماز کا ارادہ کرنا۔

○ **ارکان:**

① تکبیر تحریمہ ② قیام یعنی کھڑے ہو کر نماز پڑھنا ③ قرأت یعنی قرآن شریف پڑھنا ④ رکوع کرنا ⑤ دونوں سجدے کرنا ⑥ قعدہ اخیرہ بمقدار التحیات ⑦ اپنے اختیار سے نماز کو ختم کرنا۔

○ **نماز کے واجبات:**

① نماز کو کلمہ اللہ اکبر سے شروع کرنا ② فرض نمازوں کی پہلی دو رکعتوں میں قرأت کا مقرر کرنا ③ فرض نمازوں کی تیسری اور چوتھی رکعت کے علاوہ پہلی دو رکعت اور تمام نمازوں کی ہر ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ پڑھنا ④ فرضوں کی پچھلی دو رکعت کے علاوہ ہر نماز کی ہر ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد کوئی سورت ملانا (ایک بڑی آیت یا تین چھوٹی آیتیں پڑھنا) ⑤ سورۃ فاتحہ اور سورت ملانے میں ترتیب یعنی پہلے سورۃ فاتحہ پڑھے اس کے بعد سورۃ پڑھے ⑥ نماز کو اطمینان کے ساتھ ادا کرنا ⑦ قومہ میں اطمینان سے کھڑے ہونا ⑧ دونوں سجدوں کے درمیان جلسہ میں اطمینان سے بیٹھنا ⑨ قیام قرأت رکوع اور سجدوں اور رکعتوں میں ترتیب رکھنا یعنی اگر کوئی سجدہ پہلے کرے رکوع بعد میں کرے تو یہ ترتیب نماز کے خلاف اور واجب کا ترک کرنا ہوگیا۔ ١٠۔ سجدہ کی حالت میں ناک اور پیشانی کا سخت جگہ پر ٹیکنا ١١۔ پہلے قعدہ میں بیٹھنا ١٢۔ پہلے اور دوسرے قعدہ میں التحیات پڑھنا ١٣۔ پہلے قعدہ میں التحیات ختم کرتے ہی فوراً تیسری رکعت کے لئے کھڑے ہوجانا ١٤۔ لفظ سلام کے ساتھ نماز ختم کرنا۔ ١٥۔ امام کو جہری نماز میں آواز سے قرأت کرنا اور سری نمازوں میں آہستہ قرأت کرنا ١٦۔ دونوں سجدوں میں ترتیب واجب ہے: ١٧۔ وتر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنا ١٨۔ عیدین کی نماز میں چھ زائد تکبیریں کہنا ١٩۔ عیدین کی نماز میں رکوع میں جاتے وقت کی تکبیر بھی واجب ہے۔ ٢٠۔ وتروں میں دعائے قنوت کیلئے تکبیر یعنی اللہ اکبر کہتے ہیں یہ تکبیر بھی واجب ہے۔

نماز کی سنتیں

١۔ تکبیر تحریمہ کے لئے دونوں ہاتھ اٹھانا مردوں کو دونوں کانوں تک اور عورتوں کو مونڈھوں تک۔ ٢۔ انگلیوں کو تکبیر کے وقت کھلا رکھنا۔
٣۔ مقتدی کو امام کے ساتھ تکبیر تحریمہ کہنا۔

۴۔ مردوں کا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر اور ناف کے نیچے حلقہ بنا کر رکھنا۔

۵۔ عورتوں کو دونوں ہاتھ سینہ پر بلا حلقہ کے رکھنا۔ ۶۔ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ پڑھنا

۷۔ اَعُوْذُ پڑھنا۔ ۸۔ ہر رکعت کے شروع میں بِسْمِ اللّٰه پڑھنا۔ ۹۔ آمین کہنا۔

۱۰۔ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ۱۱۔ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ، اَعُوْذُ

بِسْمِ اللّٰهِ اور رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کو آہستہ کہنا۔ ۱۲۔ تکبیر تحریمہ کے وقت سر سیدھا

رکھنا۔ ۱۳۔ امام کو تکبیر آواز سے کہنا۔ ۱۴۔ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ امام کو زور سے کہنا۔

۱۵۔ نماز میں کھڑے ہونے کی حالت میں دونوں قدموں کے درمیان چار انگل کا فاصلہ کرنا

۱۶۔ مقیم کو فجر اور ظہر میں طوالِ مفصل یعنی سورۃ حجرات سے سورۃ بروج تک سورتوں سے کوئی سورۃ پڑھنا عصر اور عشاء میں اوساطِ مفصل یعنی بروج سے لم یکن تک پڑھنا مغرب میں قصارِ مفصل یعنی لم یکن سے اخیر تک کی سورتوں میں سے پڑھنا۔

۱۷۔ فجر کی صرف پہلی رکعت کو دوسری کے مقابلے میں کچھ طویل کرنا۔

۱۸۔ رکوع کی تکبیر کہنا۔

۱۹۔ رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ تین مرتبہ کہنا۔

۲۰۔ رکوع میں دونوں ہاتھوں سے دونوں گھٹنوں کو پکڑنا۔

۲۱۔ مردوں کو انگلیوں کو کشادہ کرنا اور عورت کو کشادہ نہ کرنا۔

۲۲۔ دونوں پنڈلیوں کو کھڑا کرنا۔

۲۳۔ پشت کو بچھا دینا۔۔ عورتوں کو زیادہ نہ جھکنا۔

۲۴۔ سر کو سرین کے برابر کرنا۔

۲۵۔ رکوع سے سر اٹھانا۔

۲۶۔ رکوع کے بعد اطمینان سے کھڑا ہونا۔

۲۷۔ سجدے کے لئے پہلے گھٹنے رکھنا پھر دونوں ہاتھ پھر چہرہ رکھنا۔

۲۸۔ سجدے سے اُٹھتے وقت اول چہرہ اُٹھانا پھر ہاتھ پھر گھٹنے اُٹھانا۔

۲۹۔ سجدہ میں جاتے وقت تکبیر کہنا۔

۳۰۔ سجدے سے سر اُٹھاتے وقت تکبیر کہنا۔

۳۱۔ سجدہ میں سر دونوں ہاتھوں کے درمیان رکھنا۔

۳۲۔ سجدہ میں تین دفعہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى کہنا۔

۳۳۔ مردوں کو اپنا پیٹ رانوں سے دور رکھنا اور دونوں کہنیوں کو دونوں پہلوؤں سے علیحدہ رکھنا اور دونوں کلائیوں کو زمین پر نہ رکھنا۔

۳۴۔ عورت کو پست ہو کر سجدہ کرنا اور پیٹ کو رانوں سے ملا دینا۔

۳۵۔ قومہ یعنی رکوع سے سیدھا کھڑا ہونا۔

۳۶۔ جلسہ یعنی دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا۔

۳۷۔ جلسہ میں دونوں ہاتھ رانوں پر رکھنا۔

۳۸۔ قعدہ میں داہنے پیر کو کھڑا کرنا، بائیں کو بچھانا۔

۳۹۔ عورت کو قعدہ میں تورّک کرنا یعنی سرین پر بیٹھ کر پاؤں داہنی طرف کو نکالنا۔

۴۰۔ التحیات پڑھتے ہوئے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ کے لا کہنے پر شہادت کی انگلی کو اُٹھانا اور اِلَّا اللّٰهُ پر نیچے کر دینا

۴۱۔ آخری دونوں رکعتوں میں فاتحہ پڑھنا۔

۴۲۔ اخیر قعدہ میں درود شریف پڑھنا۔

۴۳۔ درود شریف کے بعد ایسی دعا پڑھنا جس کے الفاظ قرآن و حدیث کے الفاظ کے مشابہ ہوں۔

۴۴۔ دائیں بائیں سلام پھیرتے ہوئے منہ پھیرنا۔

۴۵۔ سلام میں امام کو مقتدیوں اور فرشتوں اور نیک جنوں کی نیت کرنا۔

۴۶۔ مقتدی کو سلام کرتے ہوئے اپنے امام کی (جس جانب میں ہو) اور اگر بالکل اس کے پیچھے ہو تو دونوں جانب میں) اور تمام مقتدیوں کی خواہ جنات ہوں یا انسان اور کراماً کاتبین کی نیت کرنا۔

۴۷۔ تنہا نماز پڑھنے والے کو صرف فرشتوں کی نیت کرنا۔

۴۸۔ دوسرے سلام کو پہلے سلام سے ذرا آہستہ کہنا۔

۴۹۔ مقتدی کو امام کے سلام کے ساتھ سلام پھیرنا۔

۵۰۔ دائیں جانب پہلے سلام پھیرنا۔

۵۱۔ مسبوق کو امام کے دونوں سلاموں کے بعد کھڑا ہونا۔

نماز کے مستحبات

۱۔ اگر چادر اوڑھے ہو تو کانوں تک ہاتھ اُٹھانے کے لئے مردوں کو چادر سے ہاتھ نکالنا۔

۲۔ قیام اور قومہ کی حالت میں سجدہ کی جگہ، رکوع میں پیروں کے اوپر، سجدہ میں ناک پر، جلسہ اور قعدہ میں گود میں اور سلام پھیرتے وقت اپنے کندھوں پر نظر رکھنا۔

۳۔ جہاں تک ہو سکے کھانسی کو روکنا۔

۴۔ جمائی میں منہ بند کرنا اور کھل جانے پر قیام کی حالت میں داہنے ہاتھ سے اور باقی حالتوں میں بائیں ہاتھ کی پشت سے ڈھکنا۔

نماز کے مفسدات

جن باتوں سے نماز ٹوٹ جاتی ہے ان کو مفسداتِ نماز کہتے ہیں۔

۱۔ نماز میں بات کرنا جان بوجھ کر یا بھول کر کم ہو یا زیادہ۔

۲۔ نماز کی حالت میں سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا۔

۳۔ کسی کی چھینک پر یرحمک اللہ کہنا۔

۴۔ نماز کے باہر والے کسی شخص کی دعا پر آمین کہنا یا خارج نماز کا لقمہ لینا۔

۵۔ کسی بری خبر پر انا للہ یا اچھی خبر پر الحمد للہ یا عجیب خبر پر سبحان اللہ کہنا۔

۶۔ اپنے امام کے سوا کسی کو قرآن کی غلطی بتانا یا خود قرآن شریف دیکھ کر پڑھنا۔

۷۔ نماز پڑھتے پڑھتے دو صفوں کی مقدار آگے بڑھ جانا یا مقتدی کا امام سے آگے بڑھ کر کھڑا ہونا۔

۸۔ بلا عذر قبلہ سے سینہ پھیر لینا۔ ۹۔ نماز میں کھانا پینا قصداً یا بھولے سے۔

۱۰۔ اتفاقیہ ستر کا کھل جانا اور اتنی دیر کھلے رہنا جتنی دیر میں نماز کا کوئی رکن ادا ہو سکتا ہو۔

۱۱۔ ناپاک جگہ سجدہ کرنا۔ ۱۲۔ عورت کے لئے بچے کا آ کر دودھ پی لینا۔

۱۳۔ عورت کا مردوں کی صف میں کھڑا ہو جانا۔ ۱۴۔ بالغ کا قہقہہ مار کر ہنسنا۔

۱۵۔ دعا میں ایسی چیز مانگنا جو عادۃً انسانوں سے مانگی جاتی ہیں۔ مثلاً کوئی یہ دعا مانگے کہ یا اللہ مجھے سو روپیہ دے دے۔

۱۶۔ عمل کثیر (مثلاً) دونوں ہاتھوں سے کوئی کام کرنا یا ایسا کام کرنا جس سے دیکھنے والا یہ سمجھے کہ یہ شخص نماز نہیں پڑھ رہا ہے یا ایک رکن میں بلا ضرورت تین حرکتیں کرنا۔

نماز کے مکروہات:

جو چیزیں نماز میں ناپسند کی جاتی ہیں انہیں "مکروہات نماز" کہتے ہیں۔

۱۔ پیشاب پاخانہ یا ریح روک کے نماز پڑھنا۔ ۲۔ نماز میں خلاف دستور کپڑا پہننا یا لٹکانا۔

۳۔ کہنیاں کھلی ہوئی رکھنا۔ ۴۔ (مردوں کو) پاجامہ وغیرہ کے ٹخنے ڈھکے ہوئے رکھنا۔

۵۔ جاندار کی تصویر والا کپڑا پہننا۔

۶۔ تصویر کا نمازی کے سر کے اوپر، سامنے، دائیں بائیں یا سجدہ کی جگہ ہونا۔

۷۔ کسی کے منہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا۔ ۸۔ اپنے کپڑے یا بدن سے کھیلنا۔

۹۔ کپڑے کا اوپر اٹھانا یا سمیٹنا۔ ۱۰۔ نماز پڑھتے ہوئے قبر کے سامنے ہونا۔

۱۱۔ بالوں کا جوڑا باندھ کر نماز پڑھنا۔

۱۲۔ منہ میں کوئی چیز چبانا یا ایسی چیز رکھ کر نماز پڑھنا جس سے قرأت میں دقت ہو اگر قرأت نہ کر سکے تو نماز بالکل نہ ہوگی۔ ۱۳۔ نماز میں ایک پاؤں سے کھڑا ہونا یا ہلنا۔

۱۴۔ انگلیاں چٹخانا۔ ۱۵۔ جمائی لینا۔ ۱۶۔ سجدہ میں بانہیں بچھا دینا۔

۱۷۔ سجدہ میں ناک نہ ٹیکنا۔

۱۸۔ سجدہ کی جگہ سے کنکریوں کا ہٹانا اگر سجدہ کرنے میں دقت ہو تو ایک دو دفعہ ہٹا دینا جائز ہے۔

۱۹۔ مقتدی کا امام سے پہلے کوئی فعل شروع کرنا۔

۲۰۔ مقتدی کا حالت قیام میں قرأت کرنا۔

۲۱۔ نماز میں سنت کے خلاف کوئی کام کرنا۔

سجدۂ سہو:

نماز میں اگر کوئی واجب چھوٹ جائے یا کسی فرض کے ادا کرنے میں دیر ہو جائے تو سجدہ سہو کر لینے سے نماز درست ہو جائے گی کسی واجب کی ادائیگی میں دیر کرنے یا کسی فرض کو اس کی جگہ سے ہٹا کر پہلے کر دینے یا کسی فرض کو دوبارہ ادا کرنے پر بھی سجدہ سہو کرنا پڑتا ہے بشرطیکہ بھول سے ایسا ہوا ہو اگر جان بوجھ کر ایسا کیا ہے تو سجدہ سہو سے کام نہ چلے گا۔ بلکہ نماز کا دہرانا واجب ہوگا۔ سجدۂ سہو کے معنی ہی "بھول کے سجدے" کے ہیں۔

سجدۂ سہو کا طریقہ:

سجدہ سہو ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ آخری قعدہ میں التحیات پڑھ کر ایک طرف سلام پھیر کر دو سجدے کئے جائیں اس کے بعد بیٹھ کر پھر سے التحیات پڑھا جائے اور درود شریف اور دعا پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیر دیا جائے۔

اس بات کا خیال رہے کہ فرض کے چھوٹ جانے پر سجدۂ سہو سے تلافی نہیں ہو سکتی۔ نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔ اگرچہ فرض بھول کر ہی چھوٹا ہو۔

اگر نماز میں کئی چیزیں ایسی ہو جائیں جن سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے تو سب کے لئے ایک ہی مرتبہ سجدہ سہو کافی ہے۔

سجدۂ تلاوت :

قرآن شریف میں چودہ مقام ایسے ہیں جن کے پڑھنے یا سننے سے سجدہ کرنا واجب ہو جاتا ہے اس کو سجدۂ تلاوت کہتے ہیں۔

طریقہ سجدۂ تلاوت :

نماز میں اگر سجدہ کی آیت تلاوت کرے تو فوراً بعد اَللّٰہُ اَکْبَر کہتا ہوا سجدہ میں چلا جائے اور صرف ایک سجدہ کرکے اَللّٰہُ اَکْبَر کہتا ہوا سیدھا اُٹھ کھڑا ہو کھڑے ہو کر سجدہ کی آیت کے بعد والی آیت سے قرآن شریف پڑھنا شروع کر دے۔ سجدہ والی آیت اگر نماز کے باہر پڑھی ہے یا سُنی ہے تو اس کے لئے سجدۂ تلاوت ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ کھڑے ہو کر بغیر ہاتھ اُٹھائے تکبیر کہتا ہوا ایک سجدہ کرے اور پھر تکبیر کہتا ہوا اُٹھ کھڑا ہو۔ افضل طریقہ تو یہی ہے لیکن اگر بیٹھے بیٹھے ہی سجدہ میں چلا گیا اور سجدہ سے اُٹھ کر بیٹھ گیا تب بھی سجدہ ادا ہو گیا۔

اگر سجدہ کی ایک آیت ایک ہی مجلس میں دو مرتبہ یا دو سے زیادہ مرتبہ پڑھی یا سُنی جائے تو سجدہ ایک ہی واجب ہوگا۔ جن باتوں کا نماز میں ہونا شرط ہے۔ سجدۂ تلاوت کے لئے بھی ان کا ہونا شرط ہے اور جن چیزوں سے نماز ٹوٹ جاتی ہے ان سے سجدہ تلاوت بھی فاسد ہو جاتا ہے۔

آدابِ تلاوت :

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تلاوت میں ترتیل کا تھا تیزی اور سرعت کے ساتھ تلاوت نہ فرماتے۔ بلکہ ایک ایک حرف ادا کرتے واضح طور پر تلاوت فرماتے آپ ایک ایک آیت کی تلاوت وقفہ کر کے کرتے اور مد کے حروف کو کھینچ کر پڑھتے مثلاً رحمٰن اور رحیم کو مد سے پڑھتے اور تلاوت کے آغاز میں آپ شیطان رجیم سے اللہ کی پناہ مانگتے اور پڑھتے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ اور کبھی آپ یوں پڑھتے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ مِنْ ھَمْزِہٖ وَنَفْخِہٖ وَنَفْثِہٖ

حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تلاوت میں ہر

آیت کو جدا جدا کر کے علیحدہ علیحدہ اس طرح پڑھتے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ پر ٹھہرتے پھر اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پر وقف کرتے پھر مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ پر وقف کرتے (رواہ الترمذی)

ف۔ اس سے معلوم ہوا کہ سورۃ فاتحہ کی ہر ہر آیت پر وقف کرنا افضل ہے احادیث سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عمل ثابت ہوتا ہے۔

آدابِ مسجد و صفوف :

جب مسجد میں داخل ہو تو پہلے دایاں پاؤں اندر رکھے اور پڑھے اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ (اے اللہ کھول دے میرے لئے دروازے اپنی رحمت کے) اور جب مسجد سے نکلے تو پہلے بایاں پاؤں باہر نکالے اور پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ (اے اللہ میں سوال کرتا ہوں تجھ سے تیرے فضل کا) (مسلم)

مسجد میں اپنی فرض یا غیر فرض عبادات کے ساتھ حسبِ موقع خاموشی اور آہستگی اختیار کرے۔ اگر کچھ دیر ٹھہرنے کا ارادہ ہو تو بہتر ہے کہ اعتکاف کی نیت کرے۔ (نَوَیْتُ الْاِعْتِکَافَ۔ میں اعتکاف کی نیت کرتا ہوں) اس سے ثواب بہت بڑھ جاتا ہے۔ جو سب بیٹھے ہیں سب سے بہتر وہ نماز اور قبلہ رو بیٹھنا ہے خصوصاً خطبہ سننے کے وقت۔ مسجد میں پاکی اور صفائی کا خیال رکھے مسجد میں جھاڑو دینا مسجد کو پاک صاف رکھنا مسجد کا کوڑا کرکٹ باہر پھینک دینا مسجد میں خوشبو سلگانا بالخصوص جمعہ کے دن مسجد کو خوشبوؤں سے معطر کرنا یہ تمام اعمال جنت میں لے جانے والے ہیں (ابو داؤد) مسجد سے ایک تنکا نکال دینے کا بھی ثواب لکھا جاتا ہے۔ (مشکوٰۃ) الغرض کہ مسجد کی ضروریات اور خدمات میں حصہ لینا بہت بڑی سعادت اور صدقہ جاریہ ہے۔

جامع ترمذی میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم جنت کے باغوں میں جاؤ تو وہاں میوہ کھاؤ۔ دریافت کیا گیا یا رسول اللہ جنت کے باغ کیا ہیں؟ فرمایا مسجدیں عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کا میوہ کیا ہے؟ فرمایا سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ (مشکوٰۃ)

حدیث: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری صفوں کو اس قدر سیدھا اور برابر کرتے گویا کہ ان کے ذریعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تیروں کو سیدھا کریں گے۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خیال ہو گیا کہ اب ہم سمجھ گئے کہ ہم کو کس طرح برابر کھڑا ہونا چاہیے اس کے بعد ایک دن ایسا ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور نماز پڑھانے کے لئے

اپنی جگہ پر کھڑے بھی ہو گئے یہاں تک کہ قریب تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہہ کر نماز شروع فرما دیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ ایک شخص پر پڑی جس کا سینہ صف سے کچھ آگے نکلا ہوا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے بندو! اپنی صفوں کو سیدھا اور بالکل برابر کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے رُخ ایک دوسرے کے مخالف کر دے گا (مسلم)

صف بندی کرتے وقت یا پہلے سے کھڑی ہوئی جماعت میں شامل ہوتے وقت نمازیوں کو آپس میں اس طرح مل کر کھڑے ہونا چاہیئے کہ کندھے سے کندھا مل جائے اور درمیان میں بالکل خلا نہ رہے۔

صف بندی کے لئے سب سے اہم بات یہ ہے کہ ایڑیوں سے ایڑی اور کندھے سے کندھا ملنا چاہیئے۔ امام کو بھی نماز شروع کرنے سے پہلے صفوں کی درستی کا خاص اہتمام کرنا چاہیئے۔

نمازی کے آگے سے گذرنے کی مذمت:

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر نمازی کے سامنے سے گذرنے والے کو خبر ہوتی کہ کتنا گناہ ہوتا ہے تو چالیس برس تک کھڑا رہنا اس کے نزدیک بہتر ہوتا سامنے نکلنے سے۔ (مشکوٰۃ)

رکعات نماز

نام نماز	سنت قبل فرض	فرض	سنت	نفل	واجب	نفل	کل رکعات
فجر	۲ مؤکدہ	۲	-	-	-	-	۴
ظہر	۴ مؤکدہ	۴	۲	۲	-	-	۱۲
عصر	۴ غیر مؤکدہ	۴	-	-	-	-	۸
مغرب	—	۳	۲	۲	-	-	۷
عشاء	۴ غیر مؤکدہ	۴	۲	۲	۳ وتر	۲	۱۷
جمعہ	۴ مؤکدہ	۲	۶	۲	-	-	۱۴

تمام سنتوں اور نفلوں کو مسجد کے بجائے گھر میں پڑھنے کا ثواب زیادہ ہے سوائے چند سنتوں اور نفلوں کے کہ ان کو مسجد میں ادا کرنا افضل ہے۔ جیسے نماز تراویح تحیۃ المسجد سورج گرہن کی نماز وغیرہ۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمام سنن و نوافل اپنے گھر مبارک ہی میں پڑھا کرتے تھے اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کو اسی کی ترغیب و تحریک فرماتے تھے آپ کا ارشاد ہے کہ فرض نماز کو چھوڑ کر مرد کی سب سے افضل نماز وہ ہے جو گھر میں ادا کی جائے۔

نماز کی ترکیب:

سب سے پہلے جس وقت کی نماز پڑھنی ہو اس کی نیت کر لیں قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑے ہوں پیروں کو بالکل سیدھا رکھیں، دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائیں اس طرح کہ انگلیاں سیدھی اور دونوں ہتھیلیاں قبلہ کی طرف ہوں اور انگوٹھے کانوں کی لو کے قریب پہنچ جائیں۔ پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے ہاتھوں کو ناف کے نیچے باندھ لیں، اس طرح سیدھے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھ کر انگوٹھے اور چھنگلی سے حلقہ بنا کر پہونچے کو پکڑ لیں۔ باقی تین انگلیوں کو کلائی پر سیدھا رکھیں۔ اور نگاہ کو سجدہ کی جگہ پر رکھیں۔ اب آہستہ آہستہ ثنا پڑھو پھر تعوذ پھر تسمیہ پڑھ کر سورۃ فاتحہ پڑھو جب سورۃ فاتحہ ختم کر لو تو آہستہ سے آمین کہو پھر کوئی سورۃ یا ایک بڑی آیت یا کوئی تین چھوٹی آیتیں پڑھو۔ لیکن اگر تم امام کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہو تو صرف ثنا پڑھ کر خاموش کھڑے رہو، تعوذ، تسمیہ، سورۃ فاتحہ اور سورۃ کچھ نہ پڑھو، قرأت صاف صاف اور صحیح صحیح پڑھو جلدی نہ کرو پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں جاؤ۔ انگلیوں کو کھول کر ان سے گھٹنوں کو پکڑ لو۔ پیٹھ کو ایسا سیدھا کر لو کہ اگر اس پر پانی کا پیالہ رکھ دیا جائے تو ٹھیک رکھا رہے سر کو پیٹھ کی سیدھ میں رکھو نہ اونچا کرو نہ نیچا رکھو۔ ہاتھ پسلیوں سے علیحدہ رہیں، اور پنڈلیاں سیدھی کھڑی رہیں، پھر رکوع کی تسبیح تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ پڑھو پھر تسمیع کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو جاؤ تحمید بھی پڑھ لو امام صرف تسمیع پڑھے پھر تکبیر کہتے ہوئے سجدوں میں جاؤ پہلے دونوں گھٹنے پھر دونوں ہاتھ اور پھر ناک اور پیشانی رکھو چہرہ دونوں ہتھیلیوں کے درمیان اور انگوٹھے کان کے مقابل رہیں، سجدے میں تین یا پانچ مرتبہ سجدے کی تسبیح کہو پھر پہلے پیشانی پھر ناک پھر ہاتھ اٹھا کر تکبیر کہتے ہوئے اٹھو اور سیدھے بیٹھ جاؤ پھر تکبیر کہہ کر دوسرا سجدہ کرو پھر تکبیر کہتے ہوئے اٹھو اٹھنے میں پہلے پیشانی پھر ناک پھر ہاتھ پھر گھٹنے اٹھا کر پنجوں کے بل سیدھے کھڑے ہو جاؤ اور کھڑے ہو کر ہاتھ باندھ لو اور بسم اللہ اور سورۃ فاتحہ اور کوئی سورۃ پڑھو اور امام کے پیچھے کھڑے ہو تو کچھ نہ پڑھو خاموش کھڑے رہو پھر اسی طرح سے رکوع، قومہ، سجدہ، جلسہ، دوسرا جلسہ کرو، دوسرے سجدے سے اٹھ کر بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جاؤ۔ سیدھا پاؤں کھڑا رکھو دونوں پاؤں کی انگلیوں کے سرے قبلے کی طرف رہیں اور دونوں ہاتھ رانوں پر رکھو اور التحیات پڑھو جب اشہد ان لا الٰہ پر پہنچو تو سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے

اور بیچ کی انگلی سے حلقہ بنا کر اشارہ کرو لَآ اِلٰہَ پر انگلی اٹھاؤ اور اِلَّا اللہُ پر جھکاؤ اور اسی طرح اخیر تک حلقہ باندھے رکھو تشہد ختم کر کے اگر دو رکعت والی نماز ہے تو درود شریف پڑھو اس کے بعد دعا پڑھو اس کے بعد پہلے داہنی طرف سلام پھیرو پھر بائیں طرف۔ اگر تین یا چار رکعات پڑھنی ہوں تو پہلے قعدہ میں التحیات پڑھنے کے بعد درود شریف مت پڑھو بلکہ اللہ اکبر کہہ کر کھڑے ہو جاؤ اور بسم اللہ پڑھ کر الحمد شریف پڑھو اور کوئی سورت نہ ملاؤ البتہ اگر نماز نفل یا سنت ہے تو اور سورت بھی ملاؤ۔

ثناء:

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ۔

ترجمہ: اے اللہ تو پاک ہے اور تیری ہی تعریف ہے اور تیرا نام برکت والا ہے اور تیری بزرگی بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

تعوذ:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

ترجمہ: میں پناہ چاہتا ہوں اللہ کی شیطان مردود سے۔

تسمیہ:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ترجمہ: شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

سورۃ فاتحہ:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝ اٰمِيْن

ترجمہ: سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

قیامت کے دن کا مالک ہے۔ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ چلا ہم کو سیدھے رستہ پر۔ ان لوگوں کے رستہ پر جن پر تو نے انعام فرمایا، ان لوگوں کے رستہ پر نہیں جن پر تیرا غضب نازل ہوا اور نہ گمراہوں کے رستہ پر۔ (قبول ہو)

سورۃ اخلاص:

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝

ترجمہ: آپ کہہ دیجئے کہ وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ اس کے اولاد نہیں اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے۔ اور کوئی اس کے برابر نہیں ہے۔

رکوع کی تسبیح

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ — ترجمہ: پاک ہے میرا رب عظمت والا

تسمیع:

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ — ترجمہ: سن لیا اللہ نے جس نے اس کی تعریف کی

تحمید:

رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ — ترجمہ: اے رب ہمارے سب تعریفیں تیرے لئے ہیں۔

سجدہ کی تسبیح

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى — ترجمہ: پاک ہے میرا رب اونچی شان والا۔

التحیات:

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبٰتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

ترجمہ: تمام زبانی اور بدنی اور مالی عبادتیں اللہ کے لئے ہیں سلام ہو تم پر اے نبی اور اللہ کی رحمت

اور اس کی برکتیں۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔ گواہی دیتا ہوں میں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں میں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

درود ابراہیمی:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

ترجمہ: اے اللہ رحمت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر جیسی رحمت نازل فرمائی تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر۔ بے شک تو خوبیوں والا اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ برکت نازل فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر جیسی برکت نازل فرمائی تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر۔ بے شک تو خوبیوں والا اور بزرگی والا ہے۔

دعا:

رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

ترجمہ: اے رب ہمارے دے ہمیں دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھلائی اور بچا ہم کو دوزخ کے عذاب سے۔

سلام: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ

ترجمہ: سلامتی ہو تم پر اور اللہ کی رحمت

"نماز کے بعد کے معمولات"

۱- اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ ۳بار

۲- اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

ترجمہ: اے اللہ تو ہی سلامتی دینے والا ہے اور تیری ہی طرف سے سلامتی مل سکتی ہے، برکت والا ہے تو اے عظمت اور بزرگی والے۔

۳- اَللّٰهُمَّ اَعِنَّا عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ۔

ترجمہ: اے اللہ مدد کر ہماری اپنے ذکر اور اپنے شکر اور اپنی عبادت کی خوبی پر۔

۴- اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔ (بخاری و مسلم)

ترجمہ: اے اللہ جو تو دے اس کا کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روکے اس کا کوئی دینے والا نہیں اور کسی مالدار کو تیرے عذاب سے مالداری نہیں بچا سکتی۔

۵- فجر و عصر کے فرضوں کے بعد اور باقی تین نمازوں کی سنتوں کے بعد ایک مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھے۔

آیۃ الکرسی:

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ زندہ ہے سنبھالنے والا ہے۔ نہ اس کو اونگھ دبا سکتی ہے اور نہ نیند۔ اس کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور زمین میں۔ ایسا کون ہے جو اس کے پاس سفارش کر سکے بغیر اس کی اجازت کے۔ وہ جانتا ہے کہ ان کے حاضر و غائب حالات کو اور وہ (موجودات) اس کی معلومات میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے مگر جس قدر وہ چاہے۔ اس کی کرسی سب آسمانوں اور زمین کو گھیرے ہوئے ہے اور اس کو ان کی حفاظت کچھ گراں نہیں گذرتی اور وہ بلند مرتبہ اور عظمت والا ہے۔

۶- اس کے بعد ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ (اللہ پاک ہے)

۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ (سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں)

۳۴ مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ (اللہ بہت بڑا ہے)

نماز وتر:

نماز وتر کی تین رکعتیں ہیں اور عام نمازوں کی طرح پڑھی جاتی ہیں بس فرق صرف اتنا ہے کہ دو رکعت

پڑھ کر جب قعدہ اولیٰ سے کھڑے ہوتے ہیں تو سورۃ فاتحہ اور دوسری کوئی سورت پڑھنے کے بعد دونوں ہاتھ اللہ اکبر کہتے ہوئے کانوں تک اٹھاتے ہیں پھر دونوں ہاتھ باندھ کر دعائے قنوت آہستہ آواز سے پڑھتے ہیں۔

دعائے قنوت:

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ وَنُؤْمِنُ بِکَ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ وَنَشْکُرُکَ وَلَا نَکْفُرُکَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْکَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَکَ وَنَخْشٰی عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ۔

ترجمہ: اے اللہ ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں اور تجھ سے بخشش چاہتے ہیں اور تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور تیرے اوپر بھروسہ رکھتے ہیں اور تیری اچھی تعریف کرتے ہیں اور تیرا شکر ادا کرتے ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے اور علیحدہ کرتے ہیں اور چھوڑتے ہیں اس شخص کو جو تیری نافرمانی کرے۔ اے اللہ ہم تیری عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لئے نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری طرف کوشش کرتے ہیں اور ہم حاضری دیتے ہیں اور تیری رحمت کے امیدوار ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں بے شک تیرا عذاب کافروں کو پہنچنے والا ہے۔

پھر رکوع وغیرہ کرے اور تیسری رکعت پر بیٹھ کر التحیات درود اور دعا پڑھ کے سلام پھیرے (درمختار)

وتروں کے بعد تین دفعہ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ (پاک ہے بادشاہ مقدس) (مشکوٰۃ) اور ایک بار رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِکَةِ وَالرُّوْحِ۔ (ہمارا رب اور فرشتوں اور جبرئیل علیہ السلام کا رب) کہنا مستحب ہے (دارقطنی)

وتر میں دعائے قنوت پڑھنا واجب ہے اگر وہ یاد نہ ہو تو رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ پڑھ لیا کریں۔ (ردالمحتار) یا

یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ پڑھ لیا جائے اور اگر بھول کر رکوع میں چلا جائے تو پھر واپس کھڑے ہو کر دعائے قنوت وغیرہ پڑھنے کی ضرورت نہیں، اسی طرح نماز پوری کرے اور آخر میں سجدہ سہو کرے۔

رمضان المبارک کے مہینہ میں نماز تراویح سے فراغت کے بعد وتر بھی جماعت کے ساتھ پڑھے جاتے ہیں۔

"جمعہ کے احکام"

جمعہ کی نماز فرض ہے جب یہ شرطیں پائی جائیں۔

۱۔ تندرست ہونا (۲) آزاد ہونا (۳) شہر یا قصبہ کا ہونا (۴) مرد ہونا (۵) عاقل بالغ ہونا (۶) اندھا لنگڑا نہ ہونا (۷) ظہر کا وقت ہونا (۸) خطبہ (۹) جماعت یعنی امام کے علاوہ کم سے کم تین آدمی جماعت میں ہوں۔

جمعہ کے روز خوشبو لگانا اچھے کپڑے پہننا مستحب ہے۔ پہلی اذان سے خرید و فروخت اور کاروبار چھوڑ کر مسجد میں آنا واجب ہے۔ جب دوسری اذان ہو اور امام خطبہ کیلئے چلے تو سب لوگ بالکل خاموش ہو کر خطبہ سنیں۔ امام دو خطبوں کے درمیان بمقدار تین تسبیح بیٹھے۔ خطبہ کے وقت بات کرنا نماز پڑھنا درود شریف تسبیح یا اور کچھ پڑھنا جائز نہیں۔

جمعہ کی نماز کبھی نہ چھوڑو۔ حدیث شریف میں اس کی بڑی تاکید آئی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس نے بلا عذر جمعہ کو چھوڑ دیا وہ اس کتاب میں منافق لکھ دیا جائے گا جو نہ کبھی مٹے گی اور نہ بدلے گی۔

ہاں اگر توبہ کرے اور اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے معاف فرما دیں تو وہ دوسری بات ہے۔

جمعہ کے دن ایک ساعت ایسی ہے جو مسلمان اس ساعت میں دعا کرے تو ضرور قبول ہوتی ہے۔ (صحیحین شریفین) (غالباً وہ ساعت جمعہ کے روز غروب آفتاب سے پہلے ہے)

جمعہ کے دن درود شریف پڑھنے میں اور دنوں سے زیادہ ثواب ملتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس روز کثرت سے مجھ پر درود پڑھا کرو کہ وہ اسی دن میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ (ابن ماجہ) جو مسلمان جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات میں مرتا ہے وہ عذاب قبر سے محفوظ رہتا ہے۔ (الترمذی)

"نماز تراویح"

رمضان شریف میں تراویح کی بیس رکعتیں پڑھنا مردوں اور عورتوں کیلئے سنت مؤکدہ ہے۔ (درمختار)

تراویح کی جماعت مردوں کے لئے سنت کفایہ ہے۔ (درمختار)

مثلاً کہ فرضوں اور سنتوں کے بعد دو رکعت سنت تراویح پڑھتا ہوں، نیت کرے اور چار

رکعت کے بعد بیٹھ کر اختیار ہے چاہے چپ چاپ بیٹھے یا قرآن پڑھے یا تسبیح تراویح پڑھے (عالمگیری وغیرہ)

تسبیح تراویح:

سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْجَبَرُوْتِ، سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِیْ لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوْتُ، سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ، اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ۔

ترجمہ: پاک ذات ہے اللہ کی جو ملک اور بادشاہت والا ہے۔ پاک ذات ہے اللہ کی جو عزت والا اور عظمت والا اور ہیبت والا اور قدرت والا اور بڑائی والا اور دبدبہ والا ہے۔ پاک ذات ہے اللہ کی جو بادشاہ ہے زندہ رہنے والا ہے ہمارا پروردگار اور فرشتوں اور روح کا پروردگار ہے اے اللہ بچا ہم کو دوزخ کی آگ سے اے بچانے والے اے پناہ دینے والے اے نجات دینے والے (عالمگیری وغیرہ)

"نمازِ عیدین"

رمضان شریف کے بعد جو عید آتی ہے اسکو عید الفطر کہتے ہیں۔ اور ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کو جو عید ہوتی ہے اسکو عید الاضحیٰ کہتے ہیں۔ ان دونوں عیدوں کی نماز واجب ہے۔
جن لوگوں پر جمعہ کی نماز فرض ہے ان ہی پر عید کی نماز واجب ہے۔ اور جو شرطیں جمعہ کی نماز کی ہیں وہی عید کی نماز کی ہیں مگر عید کی نماز کے لئے خطبہ شرط نہیں ہے بلکہ سنت ہے اور نماز سے پہلے پڑھنے کے بجائے نماز کے بعد پڑھا جاتا ہے۔

عید کے دن کی سنتیں: ۱۔ عید کے دن صبح سویرے اٹھنا۔ ۲۔ مسواک کرنا۔ (۳) غسل کرنا (۴) عمدہ کپڑے پہننا (۵) خوشبو لگانا (۶) تیل لگانا، کنگھا کرنا (۷) عید الفطر میں جانے سے پہلے کھجور کھانا اور عید الاضحیٰ میں نماز کے بعد آکر اپنی قربانی کا گوشت کھانا (۸) عید گاہ جانے سے قبل صدقۂ فطر ادا کرنا (۹) عید گاہ جلدی پہنچنا (۱۰) عید گاہ

پیدل جانا (۱۱) ایک راستے سے جانا دوسرے سے واپس آنا (۱۲) عید کی نماز عید گاہ میں پڑھنا (۱۳) راستے بھر جاتے آتے عید الفطر میں آہستہ آہستہ عید الاضحیٰ میں زرا زور سے تکبیر پڑھنا۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

عیدین کی نماز کی ترکیب:

عیدین کی نماز دو رکعت ہے۔ ان دونوں نمازوں کے لئے اذان اور تکبیر نہیں کہی جاتی نماز عید پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ اول قبلہ رخ کھڑے ہو کر اس طرح نیت کرے۔
"میں عید الفطر یا عید الاضحیٰ کی دو رکعت واجب نماز کی نیت کرتا ہوں چھ زائد تکبیروں کے ساتھ واسطے اللہ تعالیٰ کے پیچھے اس امام کے رخ میرا کعبہ شریف کی طرف:
اس کے بعد اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لے۔ پھر سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ پڑھے۔ پھر دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھاتے ہوئے اللہ اکبر کہے اور دونوں ہاتھ چھوڑ دے۔ پھر دوسری بار اسی طرح ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کہے اور دونوں ہاتھ چھوڑ دے۔ پھر تیسری بار ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کہے مگر اب چھوڑنے کے بجائے ہاتھ باندھ لے۔

اس کے بعد امام اَعُوْذُ بِاللّٰهِ بِسْمِ اللّٰهِ سورۃ فاتحہ اور سورۃ پڑھے (مقتدی خاموش ہو کر سنیں) اور رکوع کرے۔ پھر عام نمازوں کی طرح سجدہ وغیرہ کرکے رکعت پوری کرے۔ یہ پہلی رکعت ہو گئی۔

دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہو کر امام پہلے قرأت کرے (مقتدی خاموش ہو کر سنیں) اس کے بعد تین تکبیریں پہلے کی طرح ہاتھ کانوں تک اٹھا کر کہے اور ہاتھ چھوڑ دے تین تکبیروں کے بعد چوتھی مرتبہ بنا ہاتھ اٹھائے ہوئے تکبیر کہتا ہوا رکوع میں چلا جائے اور باقی نماز قاعدہ کے مطابق پوری کرے اور سلام پھیر کر دعا مانگ لے۔
نماز کے بعد امام دو خطبے کھڑے ہو کر پڑھے اور تمام لوگ خاموش بیٹھ کر سنیں۔

تکبیر تشریق:

بقر عید کی نویں تاریخ کی فجر سے تیرھویں تاریخ کی عصر تک شہر اور گاؤں والوں پر خواہ مرد ہوں یا عورتیں مسافر ہوں یا مقیم ہر فرض نماز کے فوراً بعد ایک مرتبہ تشریق کی تکبیر کہنا واجب ہے۔ مردوں کو بلند آواز سے تکبیر کہنے کا حکم ہے اور عورتوں کو آہستہ اگر امام بھول جائے تو مقتدی فوراً تکبیر

بے امام کا انتظار نہ کرے۔ تکبیر تشریق یہ ہے۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

نماز باجماعت:

فرض نماز اکیلے بھی پڑھی جا سکتی ہے۔ اور جماعت کے ساتھ بھی مگر جہاں تک ممکن ہو پوری کوشش کر کے ہر فرض نماز باجماعت ہی ادا کرنی چاہیئے بعض علماء کے نزدیک جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا واجب ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی جماعت ترک نہیں فرمائی۔ حتیٰ کہ سخت مرض کی حالت میں بھی جب کہ آپ خود نہیں چل سکتے تھے دو آدمیوں کے سہارے مسجد میں تشریف لے جا کر باجماعت نماز ادا فرمائی۔

حدیث شریف میں ہے کہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے ایک نماز کا ثواب تنہا نماز پڑھنے سے ۲۷ درجے زیادہ ہوتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "بیشک میرا ارادہ ہوا کہ کسی کو حکم دوں جو لکڑیاں جمع کرے پھر اذان کا حکم دوں اور کسی شخص سے کہوں کہ امامت کرے اور میں ان لوگوں کے گھروں پر جاؤں جو جماعت میں نہیں آتے پھر ان کے گھروں کو آگ لگا دوں۔" (مشکوٰۃ)

نمازِ جنازہ

نماز جنازہ کے پڑھنے سے یہ غرض ہے کہ مسلمان اپنے مُردہ بھائی کو دعاءِ خیر سے مرنے کے بعد بھی محروم نہ رکھے اور اپنی دعائے خیر کا توشہ اس مسافر آخرت کے ساتھ کر دے تاکہ اس دشوار گذار منزل میں اس کے کام آئے۔ مومنین کے ایک گروہ کا میت کی سفارش کرنے کے واسطے جمع ہونا میت پر رحمتِ الٰہی نازل ہونے میں بڑا کامل اثر رکھتا ہے۔

جنازہ کی نماز حقیقت میں ارحم الراحمین سے میت کے لئے دعا ہے (ابن ماجہ) جنازہ کی نماز فرض کفایہ ہے (عالمگیری)

نماز جنازہ پڑھنے کا طریقہ:

جنازہ کو آگے رکھ کر امام اس کے درمیان (سینے کے مقابل) کھڑا ہو جائے (بخاری و مسلم) مقتدی پیچھے صف باندھ کر کھڑے ہوں۔ نیت کی جائے کہ میں نماز جنازہ اللہ کے واسطے اور دعا میت کے واسطے

امام کے پیچھے پڑھتا ہوں۔ پھر دونوں ہاتھ مثل تکبیر تحریمہ کے کانوں تک اٹھا کر اللہ اکبر کہتے ہوئے ناف کے نیچے ہاتھ باندھے اور سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ (پوری) پڑھے (پھر بغیر ہاتھ اٹھائے) دوسری دفعہ اللہ اکبر کہہ کر دُرود ابراہیمی پڑھے پھر تیسری دفعہ اللہ اکبر کہہ کر اگر میت بالغ (مرد یا عورت) کی ہو تو یہ دُعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ

ترجمہ: اے اللہ مغفرت فرما ہمارے زندوں کے لئے اور مُردوں کے لئے اور حاضر کے لئے اور غائب کے لئے اور چھوٹوں کے لئے اور بڑوں کے لئے اور مردوں کے لئے اور عورتوں کے لئے۔ اے اللہ جس کو زندہ رکھے تو ہم میں سے اس کو اسلام پر زندہ رکھ اور جس کو موت دے تو ہم میں سے اس کا ایمان پر خاتمہ کر (ابو داؤد) اگر میت نابالغ لڑکے کی ہو تو یہ دُعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا۔

ترجمہ: اے اللہ بنا اس (لڑکے) کو ہمارے لئے پیش رَو اور بنا اس کو ہمارے لئے اجر اور ذخیرہ اور بنا اس کو ہمارے لئے سفارش کرنے والا اور سفارش قبول کیا گیا۔ اور اگر میت نابالغہ لڑکی کی ہو تو یہ دُعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْھَا لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْھَا لَنَا شَافِعَۃً وَّمُشَفَّعَۃً۔

ترجمہ: اے اللہ بنا اس لڑکی کو ہمارے لئے پیش رَو اور بنا اس کو ہمارے لئے اجر اور ذخیرہ اور بنا اس کو ہمارے لئے سفارش کرنے والی اور سفارش قبول کی گئی۔۔۔ اس کے بعد چوتھی دفعہ اللہ اکبر کہہ کر دونوں طرف سلام پھیرے۔ (در مختار، عالمگیری وغیرہ)

میت کے لئے وہی دُعائے مغفرت تھی جو نماز جنازہ میں پڑھی گئی۔ اب پھر دعا نہ مانگیں۔ دوبارہ دعا مانگنی مکروہ تحریمی ہے۔

غائبانہ نمازِ جنازہ :

کسی کی غائبانہ نمازِ جنازہ پڑھنا جائز نہیں ہے۔ شاہ نجاشی والیٔ حبشہ کے لئے بیشک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نمازِ جنازہ پڑھنا ثابت ہے۔ مگر وہ عام حکم اور قانون نہیں ہے۔ بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات میں شمار کیا گیا ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی مبارک میں بہت سے صحابہ کرامؓ غزوات اور معرکوں میں شہید ہوئے مگر کسی ایک کے متعلق بھی سوائے شاہ نجاشی کے یہ ثبوت نہیں ملتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر نمازِ جنازہ غائبانہ طور پر پڑھی ہو۔ نہ ہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ کے خلفاء اور اصحابؓ نے کسی میت پر غائبانہ نمازِ جنازہ پڑھی ہے۔

شاہ نجاشی کے بارے میں یہ بھی علماء نے لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے معجزانہ طور پر پردے اٹھا دیئے گئے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم شاہ نجاشی کا جنازہ سامنے دیکھ رہے تھے۔ یا جنازہ اٹھا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لایا گیا تھا۔ بہرحال جو بھی صورت ہو مگر اسے غائبانہ نمازِ جنازہ نہیں کہا جا سکتا بلکہ معجزانہ کہا جا سکتا ہے۔

"نفل نمازیں"

نمازِ تہجد: کم سے کم چار، اوسطاً آٹھ اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہیں نہ ہو تو دو ہی رکعتیں سہی۔ (ردالمحتار و عالمگیری)

اگر پچھلی رات کو ہمت نہ ہو تو عشاء کے بعد (وتر سے پہلے) پڑھ لے۔ یہ نماز اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت مقبول ہے۔ نفل نمازوں میں سب سے زیادہ اس کا ثواب ہے (مشکوٰۃ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تہجد کو اپنے ذمہ کر لو اس لئے کہ یہ عادت نیکوں کی ہے جو تم سے پہلے تھے اور نزدیکی کرنے والی ہے اللہ تعالیٰ کی طرف اور گناہ سے رکنے کا ذریعہ ہے اور مٹاتی ہے گناہوں کو اور ہٹانے والی ہے مرض کو جسم سے (سیوطیؒ)

تہجد کی دو رکعت پڑھنے پر دو لاکھ رکعتوں بلکہ اس سے بھی زیادہ ثواب ملتا ہے۔ (ابن حبان)

(تہجد کے) اس حکم میں عورتیں بھی شامل ہیں نیز سب نفل نمازوں میں عورتوں کو بھی مثل مردوں کے ثواب ملتا ہے۔ (مشکوٰۃ) ایک حدیث میں ارشاد ہے ایسی عورت پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو جو رات کو اٹھ کر تہجد پڑھے اور اپنے خاوند کو بھی جگائے کہ وہ بھی نماز پڑھے (ابوداؤد و نسائی)

جو لوگ رات کو عبادت کے باعث بستروں کو خالی چھوڑ دیتے ہیں، وہ بلا حساب جنت میں داخل کئے جائیں گے۔ (اصحاب السنن)

جو بندہ رات کی نماز (تہجد) کے لئے نیت کر کے سو جاتا ہے پھر اگر رات کو آنکھ نہ کھلے اور نماز کا موقع نہ ملے تو بھی نماز کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے۔ اور یہ سونا اس بندہ پر خدا کا احسان ہوتا ہے۔ (ابن حبان)

نمازِ اشراق:

جب فجر کی نماز پڑھ چکے تو اسی جگہ پر بیٹھے بیٹھے کچھ پڑھتا رہے جب سورج نکل کر دس منٹ ہو جائیں تو دو رکعت یا چار رکعت پڑھے تو ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔ اور اگر فجر کی نماز کے بعد کسی ضروری کام میں لگ گیا پھر سورج اونچا ہو جانے کے بعد اشراق کی نماز پڑھی تو بھی درست ہے۔ (ترمذی)

نمازِ چاشت: جب دھوپ تیز ہو جائے تب کم سے کم دو رکعت یا اس سے زیادہ چار رکعت یا آٹھ رکعت یا بارہ رکعت پڑھ لے۔ اس کا بہت ثواب ہے اور رفع افلاس کے لئے بھی یہ نماز مجربات سے ہے۔ (مشکوٰۃ تنویر)

حدیث شریف میں آیا ہے کہ دو رکعتیں چاشت کی پڑھنے والا غافلوں میں نہیں لکھا جاتا اور چار رکعتیں پڑھنے والا عبادت گذاروں میں لکھا جاتا ہے اور چھ رکعتیں پڑھنے والے سے دن بھر کے منکرات دور کر دیئے جاتے ہیں اور جو آٹھ رکعتیں پڑھے وہ پرہیزگاروں میں لکھا جاتا ہے۔ اور بارہ رکعتیں پڑھنے والے کا گھر جنت میں بنا دیا جاتا ہے۔ (طبرانی) اگر فرصت نہ ہونے کی بنا پر کوئی اشراق اور چاشت کے نوافل بیک وقت ہی پڑھنا چاہے تو بھی درست ہے۔

سنن زوال:

زوال آفتاب کے بعد ظہر کی سنتوں سے پہلے چار رکعت نفل پڑھنا مستحب ہیں۔ اس وقت اللہ جل شانہٗ کی رحمت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور تمام رات تہجد پڑھنے کی مقدار ثواب دیا جاتا ہے۔ اور اس کے لئے جنت میں ایک مکان بنایا جائے گا۔ (نسائی و طبرانی)

نمازِ اوابین: مغرب کی سنتوں کے بعد کم سے کم چار یا چھ یا بیس رکعتیں پڑھے (کبیری)

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی مغرب کی نماز کے بعد چھ رکعتیں پڑھے اس کے سب گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اگرچہ وہ سمندر کے جھاگوں کے برابر ہوں (طبرانی) جس نے مغرب کی نماز کے بعد چھ رکعتیں اس طرح پڑھیں کہ ان کے دوران اس نے کوئی گناہ کی بات نہ کی تو یہ (چھ رکعتیں) بارہ سال کی عبادت کے برابر ہوں گی۔ اور جو بیس رکعتیں پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک مکان بناتا ہے۔ (ترمذی)

تحیۃ الوضوء

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان اچھی طرح وضو کر کے کھڑا ہو کر خوب دل لگا کے متوجہ ہو کر دو رکعت نماز پڑھے اس کے لئے جنت واجب ہو گئی (مراقی) حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا تم کیا عمل کرتے ہو کہ میں نے ——— تمہاری جوتیوں کی آواز جنت میں سنی ہے (اور معلوم ہوتا تھا کہ تم مجھ سے آگے آگے چل رہے ہو۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا دو کام میرے معمول میں ہیں۔ ایک تو ہمیشہ باوضو رہتا ہوں، جب وضو ٹوٹ جاتا ہے فوراً دوسرا وضو کر لیتا ہوں۔ اور جب وضو کرتا ہوں تو دو رکعت نفل پڑھ لیتا ہوں (بخاری و مسلم)

تحیۃ المسجد:

یہ نماز مسجد کی تعظیم کے لئے ہے جو درحقیقت خدا ہی کی تعظیم ہے۔ جو شخص مسجد میں آئے بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نفل پڑھ لے اگر مسجد میں آتے ہی کوئی اور نماز فرض یا سنت پڑھی جائے تو وہی نماز تحیۃ المسجد کے قائم مقام ہو جائے گی یعنی اس کے پڑھنے سے تحیۃ المسجد کا ثواب بھی مل جائے گا اگرچہ اس میں تحیۃ المسجد کی نیت نہ کی گئی ہو۔ (مراقی الفلاح)

نماز توبہ:

اگر کوئی بات خلاف شرع ہو جائے تو دو رکعت نفل پڑھ کر اللہ تعالیٰ کے سامنے خوب گڑگڑا کر اس سے توبہ کرے اور اپنے کئے پر پچھتائے اور اللہ تعالیٰ سے معاف کرائے اور آئندہ کے لئے پکا ارادہ کرے کہ اب کبھی نہ کروں گا۔ اس سے بفضلہ تعالیٰ وہ گناہ معاف ہو جاتا ہے (طحاوی)

نماز حاجت

حدیث شریف میں وارد ہے کہ جس کو کوئی حاجت اللہ تعالیٰ سے ہو یا کسی بندہ سے ہو

تو چاہیئے کہ اس نماز کو پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری ہوگی۔ (ترمذی)

طریقہ اس کا یہ ہے کہ اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت نفل پڑھے پھر اللہ تعالیٰ کی حمد اور درود شریف کے بعد یہ دعا پڑھے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ، اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ، وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ، وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ، لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ، وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ، وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًى اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

ترجمہ: کوئی معبود نہیں سوائے اللہ بڑا بردبار کرم کرنے والے کے پاک ہے اللہ عرش عظیم کا پروردگار سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو رب ہے تمام جہانوں کا میں سوال کرتا ہوں تجھ سے ان کاموں کا جو تیری رحمت اور بخشش کا موجب ہیں اور فائدہ کا ہر نیکی سے اور سلامتی کا ہر گناہ سے نہ چھوڑ میرے لئے کوئی گناہ بغیر بخشے اور کوئی غم بغیر دور کئے اور کوئی حاجت (اپنی پسندیدہ) بغیر پوری کئے اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان۔ (مشکوٰۃ)

نماز استخارہ:

جب کوئی اہم کام کرنے کا ارادہ کرے تو اللہ تعالیٰ سے صلاح لے اس صلاح لینے کو استخارہ کہتے ہیں۔ حدیث میں اس کی بہت ترغیب آئی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے صلاح نہ لینا اور استخارہ نہ کرنا بڑی کم نصیبی کی بات ہے کہیں شادی کرے یا سفر کرے یا اور کوئی (جائز) کام کرے تو بغیر استخارہ کئے نہ کرے انشاء اللہ تعالیٰ کبھی اپنے کئے پر پشیمان نہ ہوگا (ردالمختار) طریقہ اس کا یہ ہے کہ تازہ وضو کر کے دو رکعت نفل پڑھے اس کے بعد خوب دل لگا کر یہ دعا پڑھے۔ دعا کے اول آخر درود شریف پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ خِرْلِيْ وَاخْتَرْلِيْ وَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى اخْتِيَارِيْ۔

ترجمہ: اے اللہ پسند کر میرے لئے اور اختیار کر میرے لئے اور نہ سونپ مجھ کو میرے اختیار کی طرف (مشکوٰۃ)۔۔۔ پھر جس طرف زیادہ خیال آئے اس کو اختیار کرے۔ یہ استخارہ بھی بضرورت سات دفعہ کیا جا سکتا ہے۔

صلوٰۃ التسبیح

اس نماز کے پڑھنے سے بے انتہا ثواب ملتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباسؓ کو یہ نماز سکھائی تھی اور فرمایا تھا کہ اس کے پڑھنے سے تمہارے اگلے پچھلے نئے پرانے چھوٹے بڑے سب گناہ معاف ہو جائیں گے اور فرمایا تھا اگر ہو سکے تو ہر روز یہ نماز پڑھ لیا کرو اگر ہر روز نہ ہو سکے تو ہفتہ میں ایک دفعہ پڑھ لو اگر ہر ہفتہ میں نہ ہو سکے تو ہر مہینہ میں پڑھ لیا کرو ہر مہینہ میں بھی نہ ہو سکے تو ہر سال میں ایک مرتبہ پڑھ لو اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو عمر بھر میں ایک دفعہ (ضرور) پڑھ لو۔ (ابوداؤد وغیرہ)

اس کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ چار رکعت صلوٰۃ التسبیح نیت باندھ لے اور سبحانک اللھم کے بعد پندرہ دفعہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ پڑھے

اس کے بعد اعوذ باللہ بسم اللہ الحمد اور سورت پڑھ کے دس دفعہ وہی کلمہ پڑھے پھر رکوع میں جائے اور سبحان ربی العظیم کے بعد دس دفعہ پڑھے۔ پھر سمع اللہ لمن حمدہ اور ربنا لک الحمد کہنے کے بعد (کھڑے ہو کر) دس دفعہ پڑھے پھر پہلے سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ کے بعد دس دفعہ پڑھے پھر ایک سجدہ کے بعد بیٹھ کر دس دفعہ پڑھے پھر دوسرے سجدہ میں دس دفعہ پڑھے پھر سجدہ کے بعد دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہو (اور دوسری تیسری اور چوتھی رکعت میں) کھڑے ہو کر پہلے یہی تسبیح پندرہ بار پڑھے پھر بسم اللہ الحمد اور سورت پڑھ کے دس دفعہ پڑھے پھر اسی طرح رکوع وغیرہ میں پڑھے (اور التحیات کے موقع پر نہ پڑھے) اس طرح چاروں رکعتوں میں پچھتر پچھتر بار پڑھنے سے کل تعداد تین سو ہو جائے گی۔ (ترمذی عالمگیری)

نماز استسقاء

جب پانی کی ضرورت ہو اور پانی نہ برستا ہو اس وقت اللہ تعالیٰ سے پانی برسنے کی دعا کرنا سنت (مؤکدہ) ہے (ہدایہ) امام اعظمؒ کے نزدیک استسقا کے لئے ایک کیفیت مقرر نہیں نماز بے جماعت بھی جائز ہے۔ جماعت کے ساتھ بھی اور صرف استغفار اور دعا کرنا بھی تینوں صورتیں احادیث سے ثابت ہیں (مشکوٰۃ)

اس نماز کا طریقہ یہ ہے کہ تمام مسلمان مل کر مع اپنے بچوں اور بوڑھوں اور جانوروں کے پیدل عاجزی کے ساتھ معمولی لباس میں جنگل کی طرف جائیں اور گناہوں سے توبہ کریں اور

اہل حقوق کے حقوق ادا کریں اور اپنے ساتھ کسی کافر کو نہ لے جائیں پھر دو رکعت نماز بغیر اذان اور اقامت کے جماعت سے پڑھیں۔ امام آواز سے قرأت کرے۔ نماز کے بعد حسب قاعدہ دو خطبے پڑھے پھر قبلہ رو ہو کر امام اور حاضرین ہاتھ اٹھائے اور اونچے کر کے استغفار اور اللہ تعالیٰ سے پانی برسنے کی دعا کریں۔

دعا کے دوران امام اپنی چادر الٹے۔ تین روز تک یہ عمل کریں اور ان تینوں دنوں میں روزہ رکھنا اور نماز کو جانے سے پہلے صدقہ خیرات کرنا بھی مستحب ہے۔ (ہدایہ عالمگیری وغیرہ)

سورج گرہن کی نماز

جب سورج گرہن ہو تو دو رکعت نماز نفل پڑھنا اور صدقہ کرنا مسنون ہے یہ نماز جماعت کے ساتھ پڑھی جاتی ہے اذان تکبیر کچھ نہ کہی جائے ویسے ہی لوگوں کو اطلاع کردی جائے۔

چاند گرہن کی نماز

چاند گرہن کے وقت بھی دو رکعت نماز مسنون ہے لیکن اس میں جماعت مسنون نہیں ہے۔ سب لوگ علیحدہ علیحدہ اپنے گھروں میں پڑھیں مسجدوں میں جمع نہ ہوں۔

مسافر کی نماز

مسافر شریعت میں اس شخص کو کہتے ہیں جو اڑتالیس میل پر (۷۷ کلومیٹر تقریباً) چلنے کی نیت سے سفر شروع کرے (تنویر) اس سے کم سفر والے کو شرعاً مسافر نہ کہیں گے اور اس کی نماز وغیرہ کے لئے مسافر کا حکم نہ ہوگا جب کوئی شخص اڑتالیس میل یا اس سے زیادہ کا ارادہ کر کے چلا اور شہر کی آبادی سے باہر ہو گیا تو شرعاً مسافر بن گیا جب تک شہر کی آبادی میں ہے مسافر نہ ہوگا۔ اسٹیشن اگر آبادی میں ہے تو وہ آبادی کے حکم میں ہے اور اگر آبادی سے باہر ہے تو وہاں پہنچ کر مسافر ہو جائے گا۔

مسافر کے لئے یہ حکم ہے کہ ظہر عصر اور عشا کی نماز بجائے چار رکعت فرض کے دو رکعت پڑھے۔ مغرب اور وتر کی نماز سفر میں بھی تین رکعتیں اور فجر کی دو رکعت فرض ہی پڑھی جاتی ہیں جب تک سفر کرتا رہے اور کسی شہر یا قصبہ یا گاؤں میں پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت نہ ہو اس وقت تک نماز قصر کرتا رہے اور جب کسی جگہ پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کرلی تو نیت کرتے

ہی مقیم ہو جائے گا اور سب نمازیں پوری پڑھنی ہوں گی۔ اگر کسی جگہ مسافر پندرہ دن سے کم ٹھہرنے کی نیت کرتا ہے تو وہ مسافر ہی رہے گا۔ ایسے پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت تو نہیں کی مگر آج کل کرتے کرتے پندرہ دن یا اس سے زیادہ ہو گئے تو نماز قصر ہی پڑھنا ہو گی خواہ کتنے ہی دن گذر جائیں۔ مسافر جب اپنے وطن کی آبادی میں داخل ہو جائے تو پھر پوری نماز پڑھے۔

بیمار کی نماز :

صحت ہو یا بیماری نماز کسی حالت میں معاف نہیں جب تک کھڑا ہو کر نماز پڑھ سکتا ہو کھڑا ہو کر پڑھے اور جب کھڑا ہو کر نہ پڑھ سکے تو بیٹھ کر پڑھے۔ بیٹھے بیٹھے رکوع کرے اور سجدہ کرے۔ رکوع کے لئے اتنا جھکے کہ پیشانی گھٹنوں کے مقابل ہو جائے۔

اگر رکوع سجدہ کرنے کی بھی قدرت نہ ہو تو لیٹ کر نماز پڑھے اور سجدہ رکوع سر کے اشارے سے ادا کرے اور سجدہ کے لئے رکوع سے زیادہ سر جھکائے۔ اگر سر سے اشارہ نہ کر سکتا ہو تو اگر ایک دن رات سے زیادہ یہی حالت رہے تو نماز معاف ہے۔ اچھا ہونے کے بعد اس کی قضاء واجب نہیں اور اگر ایک دن یا رات یا اس سے کم ایسی حالت رہی تو اس کی قضا واجب ہے۔

نماز قضاء :

کوئی عبادت اس کے مقررہ وقت پر ادا کی جائے تو اسے ادا اور مقررہ وقت گذر جانے کے بعد کی جائے تو اسے قضا کہتے ہیں۔ فرض نمازوں کی قضا فرض، واجب کی قضا واجب اور بعض سنتوں کی قضا سنت ہے۔ جن حالتوں میں نماز معاف ہے ان کی قضاء واجب نہیں۔ کسی نماز کو وقت پر ادا نہ کرنا اور قضا کر دینا بڑا گناہ ہے۔ نماز قضا ہو جانے پر جہاں تک ہو سکے جلد ادا کرے۔ دیر کرنا گناہ ہے۔

فجر کی نماز قضا ہو جانے پر زوال سے پہلے پڑھے تو دو سنت اور دو فرض پڑھے اور زوال کے بعد پڑھے تو صرف دو فرض پڑھے۔ ظہر کی نماز قضا ہو جائے تو چار فرض، عصر کی نماز قضا ہو جائے چار فرض، مغرب کی نماز قضا ہونے پر تین فرض اور عشاء کی نماز قضا ہونے پر چار فرض اور تین وتر پڑھنے چاہئیں۔ (در مختار)

(سفر میں نماز قضا ہونے پر حضر میں بھی قصر اور حضر میں قضا ہونے والی نماز سفر میں پوری پڑھی جائے گی۔)

قضا نماز کی نیت اس طرح کرنی چاہیئے کہ میں فلاں دن کی فجر کی یا ظہر کی نماز قضا پڑھتا ہوں صرف

یہ نیت کافی نہ ہو گی فجر یا ظہر کی قضا پڑھتا ہوں۔ اگر کسی کے ذمہ بہت سی نمازیں قضا ہوں اور دن یاد نہ ہو مثلاً ایک مہینے کی نمازیں قضا ہو گئیں تو وہ اس طرح نیت کرے کہ میرے ذمہ جس قدر فجر کی نمازیں ہیں ان میں سے پہلی فجر پڑھتا ہوں۔ (وغیرہ)

صاحب ترتیب :

بالغ ہونے کے بعد سے جس کے ذمہ کوئی نماز نہ ہو سب کی سب پڑھتا رہا ہو یا کچھ نمازیں چھوٹ گئی تھیں پھر ان کی قضا کر کے پوری کر لی ہوں اسے صاحب ترتیب کہتے ہیں۔ ایسے شخص کو ترتیب سے نماز پڑھنا واجب ہے۔ (در مختار)

یعنی جب تک وہ قضا نماز ترتیب وار نہ پڑھے اس وقت تک اس کی دوسری نماز نہ ہو گی۔ ہاں اگر قضا پڑھنی بھول جائے یا وقت اتنا تنگ ہے کہ قضا نماز پڑھے گا تو اس وقت کی ادا نماز قضا ہو جائے گی تو اس صورت میں پہلے ادا پڑھے اس کے بعد قضا پڑھے اور جس کے ذمہ چھ نمازیں قضا ہوں اس کے لئے ترتیب ضروری نہیں وہ جس طرح چاہے پڑھ سکتا ہے۔ جس کے وتر قضا ہو جائیں وہ بلا وتر ادا کئے فجر نماز نہ پڑھے۔ اس میں بھی ترتیب ضروری ہے۔

عورت اور مرد کی نماز کا فرق :

عورتوں کے لئے بھی نماز پڑھنے کا طریقہ وہی ہے جو مردوں کا لیکن چند چیزوں میں مرد اور عورت کی نماز میں فرق ہے وہ نیچے لکھی جاتی ہیں۔

۱۔ تکبیر تحریمہ کہتے وقت مردوں کو چادر وغیرہ سے ہاتھ نکال کر کانوں تک اٹھانا چاہیئے اور عورتوں کو ہر حال میں بغیر ہاتھ نکالے ہوئے کندھوں تک اٹھانا چاہیئے۔

۲۔ تکبیر تحریمہ کے بعد مردوں کو ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا چاہیئے اور عورتوں کو سینے پر۔

۳۔ مردوں کو داہنی ہاتھ کی چھوٹی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنا کر بائیں ہاتھ کی کلائی کو پکڑنا اور باقی تین انگلیوں کو بائیں کلائی پر بچھا رہنا چاہیئے اور عورتوں کو داہنی ہتھیلی بائیں ہتھیلی کی پشت پر رکھنا چاہیئے۔ مردوں کی طرح حلقہ بنا کر بائیں ہاتھ کو پکڑنا چاہیئے۔

۴۔ مردوں کو رکوع میں اچھی طرح جھکنا چاہیئے کہ سر اور پشت برابر ہو جائیں اور عورتوں کو صرف اس قدر جھکنا چاہیئے کہ جس سے ان کے ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں۔

۵۔ مردوں کو رکوع میں انگلیاں کشادہ کر کے گھٹنوں کو پکڑنا چاہیے اور عورتوں کو بغیر کشادہ کیے ہوئے ملا کر رکھنا چاہیے۔

۶۔ مردوں کو حالتِ رکوع میں کہنیاں پہلو سے علیحدہ رکھنی چاہئیں اور عورتوں کو ملی ہوئی رکھنی چاہئیں۔

۷۔ مردوں کو سجدہ میں پیٹ کو رانوں سے اور بازو کو بغل سے جدا رکھنا چاہیے اور عورتوں کو ملا کر رکھنا چاہیے۔

۸۔ سجدہ میں مردوں کی کہنیاں زمین سے اٹھی ہوئی ہوں اور عورتوں کی کہنیاں زمین پر بچھی ہوئی ہوں

۹۔ مردوں کو سجدہ میں دونوں پاؤں انگلیوں کے بل کھڑے رکھنے چاہئیں مگر عورتیں دونوں پاؤں داہنی طرف کو نکال دیں۔

۱۰۔ مردوں کو بیٹھنے کی حالت میں بائیں پاؤں پر بیٹھنا چاہیے اور داہنے پاؤں کو انگلیوں کے بل کھڑا رکھنا چاہیے اور عورتوں کو دونوں پاؤں داہنی طرف نکال کر بیٹھنا چاہیے۔

۱۱۔ عورتوں کو کسی وقت بلند آواز سے قرأت کرنے کا اختیار نہیں بلکہ وہ ہر وقت آہستہ آواز سے قرأت کریں اور مردوں کے لئے بعض حالات میں زور سے قرأت کرنا واجب ہے اور بعض حالات میں جائز ہے۔

سید الاستغفار:

جس شخص نے اس استغفار کو دن میں پڑھا اور شام سے پہلے فوت ہو گیا تو جنتی ہو گیا اور جس نے رات میں پڑھا اور صبح سے پہلے فوت ہو گیا تو وہ جنتی ہو گیا۔ (مشکوٰۃ)

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْٓءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْٓءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ

ترجمہ: اے اللہ تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں تیرے عہد اور وعدہ پر ہوں جہاں تک کہ طاقت رکھتا ہوں میں تیری پناہ چاہتا ہوں ان برائیوں سے جو میں نے کیں میں اقرار کرتا ہوں تیرے لئے تیری نعمت کا جو مجھ پر ہے اور اقرار کرتا ہوں اپنے گناہوں کا سو مجھے بخش دے کیونکہ تیرے سوا کوئی گناہوں کا بخشنے والا نہیں۔

قنوتِ نازلہ:

جب دشمنانِ اسلام کا خوف ہو، مسلمانوں پر ظلم ہو رہے ہوں یا عام مصیبت مثلاً قحط و وبا یا دشمن کا حملہ وغیرہ ہو تو ایسے نازک دور میں اس مسنون دعا کا پڑھنا نہایت مفید ہے۔

طریقہ اس کا یہ ہے کہ فجر کی نماز با جماعت میں آخری رکعت کے رکوع کے بعد کھڑے ہو کر بغیر ہاتھ باندھے امام یہ دعا پڑھے اور مقتدی ہر وقف پر درد بھرے دل سے آہستہ آمین کہیں جیسا کہ الحمد شریف کے بعد کہی جاتی ہے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَاَلِّفْ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ، وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِهِمْ، وَانْصُرْهُمْ عَلٰی عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ، اَللّٰهُمَّ الْعَنِ الْكَفَرَةَ الَّذِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِكَ، وَیُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ، وَیُقَاتِلُوْنَ اَوْلِیَآءَكَ، اَللّٰهُمَّ خَالِفْ بَیْنَ كَلِمَتِهِمْ وَزَلْزِلْ اَقْدَامَهُمْ وَاَنْزِلْ بِهِمْ بَاْسَكَ الَّذِیْ لَا تَرُدُّهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِیْنَ

ترجمہ: اے اللہ! بخش دیجئے ہمیں اور سب مومن مردوں اور مومن عورتوں اور سب مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو اور الفت ڈال دیجئے ان کے دلوں میں، اور اصلاح فرما دیجئے ان کے درمیان اور ان کی مدد فرمائیے اپنے اور ان کے دشمن پر۔ اے اللہ لعنت کیجئے کافروں پر جو روکتے ہیں آپ کے راستہ سے اور جھٹلاتے ہیں آپ کے رسولوں کو اور لڑائی کرتے ہیں آپ کے دوستوں سے۔ الٰہی! اختلاف ڈال دیجئے ان کے درمیان اور ڈگمگا دیجئے ان کے قدم اور نازل کیجئے ان پر اپنا ایسا عذاب جو ٹالا نہیں کرتے آپ قوم مجرمین سے۔ (حصن حصین)

بعض کے نزدیک قنوتِ نازلہ کے بجائے پنج گانہ نماز کے بعد قرآن یا حدیث میں آئی ہوئی کوئی دعا آہستہ پڑھنا بہتر ہے۔ (ملفوظات)

آیتِ کریمہ:

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۝

ترجمہ: تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے بے شک میں اپنی جان پر ظلم کرنے والوں سے ہوں۔

ف: جس مصیبت بلا میں پڑھے گا ان شاء اللہ فائدۂ عظیم اٹھائے گا۔ (اعمال قرآنی) اور اس کی دعا قبول ہوگی۔ (ترمذی)

حضرت یونس علیہ السلام نے مچھلی کے پیٹ میں زمین کے نیچے پڑھی اور نجات پائی جو مسلمان اپنے مرض میں اس دعا کو چالیس بار پڑھے پھر اسی مرض میں مر جائے تو شہادت کا ثواب پاتا ہے اور اگر اچھا ہو جائے تو اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ (حاشیہ درمختار)

”چند مفید و مسنون دعائیں“

بوقت ملاقات :

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ (سلامتی ہو تم پر اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں)

جواب سلام :

وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ (تم پر بھی سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں)

بوقت مصافحہ : یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ (اللہ مغفرت کرے ہماری اور تمہاری)

شکریہ خداوندی : اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ تَعَالٰی (سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں)

شکریہ انسانی : جَزَاکُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی (اللہ تعالیٰ آپ کو بدلہ دے)

شکریہ مدارت : بَارَکَ اللّٰہُ (اللہ تجھے برکت دے)

برائے حفظ الٰہی : مَاشَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی (اللہ تعالیٰ نے جو چاہا)

بوقت تحسین : سُبْحَانَ اللّٰہِ (اللہ پاک ہے)

اظہار شان الٰہی : اَللّٰہُ اَکْبَرُ (اللہ سب سے بڑا ہے)

اظہار خوف خدا یا عدم ارتکاب : مَعَاذَ اللّٰہِ (اللہ کی پناہ)

برائے ندامت و معذرت : اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ (میں اللہ سے بخشش چاہتا ہوں)

بوقت افسوس :

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ (بیشک ہم اللہ کیلئے ہیں اور بیشک ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں)

چھینکنے والے کے الحمد للہ کہنے پر : یَرْحَمُکَ اللّٰہُ (اللہ تجھ پر رحم کرے)

بوقت وعدہ یا ارادہ : اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی (اگر اللہ نے چاہا)

بوقت رخصت : فِیْ اَمَانِ اللّٰہِ (اللہ کی حفاظت میں رہو)

مشورہ

نماز کے سلسلے میں کسی وقت کوئی شبہ ہو یا کوئی بات سمجھ میں نہ آئے تو بہتر یہ ہے کہ خود اپنے گھر میں کسی بڑے سے پوچھیے یا قریبی مسجد کے امام صاحب یا مستند عالم دین سے معلوم کیجئے۔ یا پھر مفتی محمد طیب ”جامعہ اسلامیہ امدادیہ ستیانہ روڈ فیصل آباد“ سے جوابی لفافہ لکھ کر دریافت کیجئے۔

از

مفتی محمد رضوان تھانوی صاحب

مدیر ادارہ غفران - راولپنڈی فون 507530

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے اے ابنِ آدم ایک چیز تو تیری ہے ایک میری ہے اور ایک مجھ میں اور تجھ میں درمیانی ہے خالص میرا حق تو یہ ہے کہ ایک میری ہی عبادت کرے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے تیرے لئے مخصوص یہ ہے کہ تیرے ہر ہر عمل کا پورا پورا بدلہ میں تجھے ضرور دوں گا کسی نیکی کو ضائع نہ کروں گا۔ درمیان کی چیز یہ ہے کہ تو دعا کر اور میں قبول کروں۔ ایک کام دعا کرنا تیرا۔ ایک کام قبول کرنا میرا۔ (بزار)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ جب اللہ تعالیٰ کے سامنے ہاتھ بلند کر کے دعا مانگتا ہے تو وہ کریم اس کے ہاتھوں کو خالی پھیرتے ہوئے شرماتا ہے (مسند احمد)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو بندہ اللہ تعالیٰ سے کوئی ایسی دعا کرتا ہے جس میں نہ گناہ ہو نہ رشتے ناتے توڑتے ہوں تو اسے اللہ تعالیٰ تین باتوں میں سے ایک ضرور عطا فرماتا ہے یا تو اس کی دعا اسی وقت قبول فرما کر اس کی منہ مانگی مراد پوری کرتا ہے یا اسے ذخیرہ کر کے رکھ چھوڑتا ہے اور آخرت میں عطا فرماتا ہے یا اس کی وجہ سے کوئی آنے والی بلا اور مصیبت کو ٹال دیتا ہے۔ لوگوں نے یہ سن کر کہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم پھر تو ہم بکثرت دعا مانگا کریں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر خدا کے ہاں کیا کمی ہے؟ (مسند احمد)

حضرت جبریل علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمیشہ یہ چھ وصیتیں فرماتے رہتے تھے۔

۱۔ ہمسائے کے حق میں اس قدر گمان گزرتا تھا کہ شاید فرض ہو جائے گا۔
۲۔ عورتوں کے بارے میں اس قدر گمان گزرتا تھا کہ شاید حرام ہو جائے گا طلاق دینا ان کو۔
۳۔ لونڈی غلاموں کے بارے میں اس قدر گمان گزرتا تھا کہ شاید مقرر ہو جائے گی ان کے لئے میعاد اور اس کے بعد وہ آزاد ہو جائیں گے۔
۴۔ مسواک کے بارے میں اس قدر گمان گزرتا تھا کہ شاید فرض ہو جائے گا اس کا کرنا۔
۵۔ نماز باجماعت کے بارے میں اس قدر گمان گزرتا تھا کہ شاید قبول نہ ہو گی نماز بغیر جماعت کے۔
۶۔ یاد اللہ کرنے کے حق میں اس قدر گمان گزرتا تھا کہ شاید کوئی چیز نفع نہ دیگی سوائے یاد اللہ کے۔

مسواک کے فوائد

مسواک وضو میں کرنا سنت ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق بار بار تاکید فرمائی ہے اور اس کے فوائد اور خواص کی طرف مرفوع احادیث میں اشارہ فرمایا ہے صحابہؓ کی یہ حالت تھی کہ مسواک کان پر قلم کی طرح رکھتے تھے۔ امام اعظمؒ کے نزدیک مسواک صرف نماز وضو کے لئے مسنون نہیں بلکہ ایک مستقل دینی سنت ہے جو مختلف مواقع پر برتنا چاہیئے۔ علامہ شامیؒ نے مختصراً ان مواقع کو تحریر فرمایا ہے۔

۱۔ جس وضو میں مسواک کا استعمال ہوا ہے اس سے نماز کا ثواب ستر گنا زیادہ ہو جاتا ہے بغیر مسواک کی وضو والی نماز سے
۲۔ لوگوں کے اجتماع میں شامل ہونے سے پہلے۔
۳۔ منہ میں بدبو پیدا ہو جانے پر
۴۔ نیند سے بیدار ہونے پر
۵۔ نماز کی تیاری کے وقت اگرچہ باوضو ہو
۶۔ گھر میں داخل ہوتے وقت (۷) قرآن کریم کی تلاوت کے وقت
۸۔ مسواک کرنیوالوں کے بالوں پر سفیدی دیر میں آتی ہے۔
۹۔ آنکھ کی بینائی تیز ہوتی ہے موت کے علاوہ تمام بیماریوں کیلئے شفا ہے۔
۱۰۔ پل صراط پر بخوبی گزرنے پر معاون ہے۔
۱۱۔ منہ کی پاکی و صفائی کا آلہ ہے۔
۱۲۔ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث ہے۔
۱۳۔ ملائکہ بھی خوش و راضی ہوتے ہیں۔
۱۴۔ دانتوں کو صاف کر کے بدبو وغیرہ کو دور کرتی ہے۔
۱۵۔ مسوڑھوں کو مضبوط کرتی ہے۔
۱۶۔ باعث ہضم طعام ہے۔
۱۷۔ بلغم دور کرتی ہے۔
۱۸۔ فصاحت پیدا کرتی ہے۔
۱۹۔ شیطان کو ناراض کرتی ہے۔
۲۰۔ روح با آسانی نکلنے پر معین ہے۔
۲۱۔ نیکیوں میں اضافہ ہوتا ہے۔
۲۲۔ سب سے بڑی خوبی شہادتین کا یاد رہنا ہے یعنی خاتمہ ایمان پر ہوگا (انشاء اللہ)

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝
وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ أَوَّلًا وَّآخِرًا وَّظَاهِرًا وَّبَاطِنًا رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَّسِيْنَآ
أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

مبین ٹرسٹ

مبین ٹرسٹ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے ہے جسکی بنیاد توکل علی اللہ ہے۔

مبین ٹرسٹ کا انتساب سید الاولین والآخرین وخاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام صحابہ کرام (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کی طرف ہے۔

مبین ٹرسٹ ایک خود مختار پرائیویٹ ادارہ ہوگا۔ کسی جماعت یا پارٹی سے منسلک نہیں ہوگا۔

مبین ٹرسٹ کا اولین مقصد صحیح اور سچی دینی تعلیمات کو قرآن و سنت کے مطابق پیش کرنا ہوگا

مبین ٹرسٹ غیر سرکاری، غیر سیاسی اور غیر تجارتی ہوگا

مبین ٹرسٹ کسی قسم کا سُودی لین دین نہیں کرے گا

مبین ٹرسٹ تدریجاً تین زبانوں اُردو، عربی، انگریزی میں اشاعت کرے گا۔

مبین ٹرسٹ غیر ضروری اور فروعی اختلافات سے ہٹ کر "ضروریات دین" کی اشاعت صدقہ جاریہ کے جذبے سے کرے گا۔

مبین ٹرسٹ ہر قسم کے مناظرہ، بحث و تمحیص سے مکمل اجتناب کرے گا۔

مبین ٹرسٹ کسی قسم کا چندہ نہ کرے گا اور نہ کسی کو اس کی اجازت دے گا۔

مبین ٹرسٹ حکومت سے مالی امداد کی درخواست نہیں کرے گا۔

مبین ٹرسٹ اُمت مسلمہ کی بھلائی اور اتحاد کے لیے بھرپور کوشش کرے گا۔

مبین ٹرسٹ تمام مسلمانوں کی جان و مال عزت کو محترم سمجھتا ہے۔

مبین ٹرسٹ ذیلی فلاحی تدریسی دینی اداروں کے لیے کوشاں رہے گا۔

ٹھیلے والے کی نماز

پریشان خیالی اور وساوس اور اس کا علاج

کاروبار

افکار

مبین ٹرسٹ

FAX : 258055